روزنامہ **الفضل** ربوہ
خطبہ نمبر 6
CPL 61
فون 213029
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق
جلد 47-82 نمبر 160 | منگل 16 ربیع الاول 1418ھ 22 وفا 1376ہش 22 جولائی 1997ء

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 1997ء

امسال بھی جماعت احمدیہ برطانیہ کے 32 ویں جلسہ سالانہ کے تمام پروگرام و تقاریر احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہونگی۔ احباب کی رہنمائی کے لئے جلسہ سالانہ برطانیہ کا پروگرام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔
تمام اوقات پاکستانی وقت کے مطابق ہیں۔

جمعہ 25- جولائی 1997ء

5-00 خطبہ
7-00 پرچم کشائی (لوائے احمدیت)
7-30 تلاوت عربی قصیدہ اور اردو نظم
8-00 (رات) افتتاحی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ دعا
12-00 (رات) عالمی مجلس عرفان حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (بزبان اردو)

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عفو سے پہلے دل کا قوی ہونا ضروری ہے

جسے اپنے غصے پر قابو نہیں ہے وہ غیروں سے عفو سے پیش آ ہی نہیں سکتا

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 20 دسمبر 1996ء بمطابق 20 فتح 1375 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:۔
(-) عفو اور درگزر اور نیک باتوں (-) کی تفصیل میں جانے سے پہلے یہ اعلان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ فجی کا سالانہ جلسہ آج شروع ہو رہا ہے اور دو یا تین دن تک جاری رہے گا۔ انہوں نے درخواست کی تھی کہ چونکہ بعض نئی جماعتیں جو فجی میں پیدا ہوئی ہیں وہ بھی اس جلسے میں شریک ہو رہی ہیں اور خدا کے فضل سے دور دور کے جزائر سے بھی لوگ آئے ہوئے ہیں اس لئے فجی کا ذکر اگر اس خطبے میں ہو جائے تو ان کی دلداری کا موجب بنے گا اور حوصلہ افزائی کا موجب بنے گا۔ تو میں تمام دنیا کی جماعتوں کی طرف سے فجی کے احمدیوں کو (سلام) کہتا ہوں اور خصوصاً ان نئے مہمانوں کو جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ اب مہمان نہیں بلکہ گھر والے بن گئے ہیں ان کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتا ہوں۔

(-) ان میں وہی مضمون نسبتاً مختلف زاویے سے بیان ہوا ہے جو پہلے بھی خطبات میں پیش کرتا رہا ہوں۔ (-) عفو کو پکڑ کر بیٹھ، مضبوطی سے اس پر قائم ہو جا لیکن اس کے ساتھ ہی (-) اور اس کے ساتھ معروف طور پر جو اچھی باتیں ہیں ان کا حکم بھی دیتا رہ، ان کی نصیحت کرتا رہ۔ عفو کا جو مضمون میں پہلے بیان کر چکا ہوں وہی اس لفظ عفو میں شامل ہے یعنی درگزر ان معنوں میں کرنا کہ گویا کوئی چیز واقع ہوئی نہیں۔ دوسرے اس کو اس طرح دور کرنے کی کوشش کرنا کہ جو شخص کسی خطا کا مرتکب ہوا ہو اس کے دل سے وہ خطا مٹ جائے۔ پس عفو میں اصلاح کا جو معنی ہے یہ (-) قطعی طور پر ثابت ہے (-) عفو میں پہلے برائی کو صاف کر دینا دو طرح سے ہے یعنی اپنے دل پر اس کی میل نہ لانا اور اپنے دل کو ایسے شخص سے دور نہ ہٹنے دینا۔

دوسرا توجہ کی وجہ سے اور پیار اور حکمت کے ساتھ اس بدی کا نقش اس کے دل سے محو کر دینا اور ایسا محو کر دینا گویا وہ تھی ہی نہیں۔ (-) میں یہ مضمون ہے جو بیان ہوا ہے کہ عفو ایسی کہ نہ اپنے دل پر میل آئی نہ دوسرے دل پر میل رہنے دی اور اس کے نتیجے میں اصلاح لازماً طبعی طور پر ہوگی۔ اس عفو کے بعد پھر مثبت تعلیم کی ضرورت ہے اور عرف کی طرف بلانا کہ جب تم کمزوریوں سے پاک ہوئے ہو تو پھر کچھ مثبت قدم نیکیوں کی طرف بھی بڑھاؤ۔ یہ وہ پہلو ہے جس پر ہمیں اپنی اولاد کے تعلق میں بھی ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے اور اپنے ماحول کے تعلق میں بھی ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے کہ جب بھی کوئی خطا ہو اس خطا سے اس طرح عفو کیا جائے جیسا کہ پہلے خطبات میں میں بیان کر چکا ہوں اور پھر اس عفو کے ساتھ ہی اس طرف توجہ ہو کہ عفو کا انداز ایسا ہو کہ آپ ہی کے دل سے میل نہ مٹے بلکہ بدی کرنے والے کے دل سے بھی میل مٹ جائے اور اصلاح کا ایک طبعی نتیجہ اس سے ظاہر ہو۔ جب یہ ہو تو پھر نیکیوں میں آگے قدم بڑھانا ضروری ہے کیونکہ اگر اسی حال پر چھوڑ دیا جائے تو ایسے لوگ پھر واپس اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ سکتے ہیں مگر جب نیکی کا مزاج پیدا ہو جائے اور اس وقت حکمت کے ساتھ اس شخص کو جس کے دل میں ایک نرمی پیدا ہوئی ہے اور نیک بننے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے اس کو ہاتھ پکڑ کر کچھ قدم آگے نیکی میں بڑھانا (-)

پس آنحضرت ﷺ کو یہ تعلیم دی جا رہی ہے ایسا عفو کرو جس کی وضاحت میں آنحضور ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں کر چکا ہوں اور اس کے ساتھ ہی نیکی پر آگے بڑھا دو تاکہ پہلے مقام کی طرف لوٹنے کا کوئی سوال ہی باقی نہ رہے۔ لیکن یہ کام آسان نہیں ہے کیونکہ بعض صورتوں میں جب جہلاء کے ساتھ آپ یہی معاملہ کرتے ہیں تو وہ غلط رد عمل دکھاتے ہیں اور تکلیف پہنچاتے ہیں (دعوت الی اللہ) میں ہر قسم کی تکلیف اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہے کہ جب آپ ان کو نیکیوں کی طرف بلاتے ہیں تو اس کے رد عمل میں پھر وہ آپ کو ایسی تکلیف پہنچاتے ہیں جو بعض دفعہ جذباتی اور بعض دفعہ بدنی ہوتی ہے ایسی صورت میں فرمایا (-) جب جہلاء سے یہ معاملہ کرو گے تو اس کے نتیجے میں تکلیفیں پہنچیں گی لیکن (-) ایک مفہوم یہ ہے کہ جہلاء کو نظر انداز کر دو، ان سے مونہہ موڑ لو اور یہ احتمال ہے کہ بعض لوگ یہی معنی سمجھ بیٹھیں۔ جاہلوں سے مونہہ موڑنے کی ان معنوں میں (کلام الٰہی) میں کہیں تعلیم نہیں ہے کہ ان کی اصلاح کی کوشش کئے بغیر ان سے مونہہ موڑ لو۔ ان کی جہالت کا علم اصلاح کی کوشش کے ساتھ ایک لازمی تعلق رکھتا ہے اور (کلام الٰہی) میں (ہے کہ) جن میں جہالت کا علم پہلے سے سوچ کر نہیں حاصل کیا جاتا کہ یہ شخص جاہل ہے اس کو نصیحت نہیں کرنی اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کرنی بلکہ ہمیشہ بلا استثناء جہالت کا علم اس صورت میں ہوتا ہے کہ انسان (-) ایک قوم کی جہالت دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر ان میں سے بعض ان سے جاہلانہ طریق پر پیش آتے ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ ان کی جہالت علم میں تبدیل ہو جاتی ہے پس عرب قوم کی جہالت کو آنحضرت ﷺ نے جس طرح دور فرمایا اگر (-) سے یہ مطلب لیا جاتا ہے کہ جاہلوں سے کنارہ کشی کر جاؤ، ان کی طرف پیٹھ پھیر کر ایک طرف الگ ہو جاؤ تو عرب میں وہ عظیم انقلاب کیسے برپا ہوتا جس نے جاہلوں کی کایا پلٹ دی۔ پس یہ مفہوم غلط ہے کہ ان سے شروع ہی سے اعراض کرو ہاں جب نصیحت کر بیٹھو تو پھر اعراض کرو اور پھر ان کے ساتھ ضد نہ کرو کیونکہ وہ لوگ جو فطرتاً بدتمیز ہوں، جو نیکی کے نتیجے میں بدی پہنچا رہے ہوں ان سے پھر بار بار سر ٹکرانے کی کوئی ضرورت نہیں اور نسبتاً نیک فطرت لوگوں کی تلاش کرو۔

چنانچہ اس کے معاً بعد فرمایا (-) تم تو نیکی کی تعلیم دو گے ان کی بھلائی کی بات کر رہے ہو گے مگر شیطان کی طرف سے (-) ضرور ایسا ہو گا کہ ایسا بعض صورتوں (-) میں ضرور ہو گا کہ شیطان تمہیں تکلیف پہنچائے گا۔ (-) پس جب تو ایسی باتیں کرے گا تو مقابل پر نہایت ہی بدتمیزی کی، دل کو تکلیف پہنچانے والی باتیں سننی پڑیں گی اور پھر جسمانی طور پر بھی ایذا رسانی کی کوشش کی جائے گی اس صورت میں (-) کیونکہ اللہ کی خاطر تو نے یہ جہاد شروع کیا ہے پس اللہ کی پناہ مانگ اور اللہ کی پناہ میں آ جا۔

(-) یہ دراصل ایک قطعی وعدہ ہے آنحضور ﷺ کو کہ اس کے نتیجے میں میں تجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا کیونکہ جو تکلیفیں ہیں ان کی چارہ گری بھی خدا فرمائے گا اور ان کے گزند سے محفوظ رکھنے کے انتظام بھی خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ پس اگرچہ ایک تکلیف پہنچتی تو ہے مگر اس کے مقابل پر خدا کی طرف سے اتنے پیار کا اظہار ہو جاتا ہے کہ گویا وہ تکلیف کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی تھی (-) وہ تیرے حال کو جانتا بھی ہے اور سننے والا بھی ہے۔ سننے والے کا ذکر پہلے فرمایا کہ جب تیرے دل سے کوئی ہوک اٹھے گی تو خدا ضرور اسے سنے گا تو خدا کی نگاہوں سے پردے میں نہیں ہے نہ اس کے علم سے باہر ہے اور علیم ہے تو ظاہر نہ بھی کرے تو خدا کو علم ہے کہ تیرے دل پر کیا گزرتی ہے۔

یہ وہ نصیحت کی راہ کی مشکلات ہیں جن سے ہمیں خوب اچھی طرح آگاہ ہونا چاہئے اور جن سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد پھر اس میدان میں اس احتمال کو پیش نظر رکھ کر قدم رکھنا ہے۔ یہ تکلیفیں تو راہ میں آئیں گی، یہ کانٹے تو چبھوئے جائیں گے مگر اس کے نتیجے میں قرب الٰہی مانگو تو بہت بڑا فائدہ حاصل ہو گا۔ پیغام کا حق ادا کر دیا اور اللہ کا قرب عطا ہو گیا اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت حاصل کی جا سکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

ہے یا اس سے بڑھ کر اس فعل کی اور کیا بہتر جزاء یوں کہنا چاہئے تھا اس سے بہتر اور کس بہتر جزاء کی توقع کی جاسکتی ہے۔ چھوٹا سا کام، معمولی سی چوب اور رضائے باری تعالیٰ ایسی کہ تمہیں اپنی پناہ میں لے لے، اپنی گود میں اٹھالے اور پھر جو زخم پہنچا دلداری کر کر کے اس زخم کی تکلیف کو بے انتہا روحانی لذتوں میں تبدیل فرمادے۔

(۔) سب سے پہلے تو عفو کے لئے جس دل گردے کی اور حوصلے کی ضرورت ہے وہ تکلیف کو صبر سے برداشت کرنے سے پہلے ہوا کرتا ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ عفو کے بعد اور نصیحت کے بعد جو تکلیفیں پہنچیں گی انہیں برداشت کرو تو تم دل کے قوی اور مضبوط ہو۔ (۔) عفو سے پہلے دل کا قوی ہونا ایک شرط قرار دیا ہے اور یہی حقیقت ہے اور یہی گہری انسانی فطرت کا راز ہے جسے سمجھنا ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے اور یہ حدیث بخاری کتاب الادب سے لی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں ہے جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ طاقتور پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔ پس غیر کی طرف سے ضرر کا تو ابھی سوال پیدا نہیں ہوا ابھی آپ کے اندرونی ردعمل کی بات ہو رہی ہے اور عفو اس حالت میں ممکن ہی نہیں کہ انسان اپنے نفس پر قابو نہ پاسکے۔ جسے اپنے غصے پر عبور نہیں ہے وہ غیروں سے عفو سے کام لے ہی نہیں سکتا۔ غصے کی حالت میں تو انسان بے اختیار ایسی ایسی باتیں کہہ جاتا ہے کہ بعد میں بعض دفعہ عمر بھر پچھتانا پڑتا ہے کہ کس قدر ظالمانہ بات کر بیٹھا۔ تو عفو کا آغاز ہی اس پہلوانی سے ہوتا ہے جو نفس کے اندر کام کرتی ہے۔ انسان اپنے جذبات پر ایسی قوت کے ساتھ قبضہ کرتا ہے کہ بڑے سے بڑا پہلوان بھی وہ عام تاب و طاقت نہیں رکھتا اس کی بدنی طاقت ہے اس کی روحانی طاقت ہے اور آنحضرت ﷺ نے عفو کے آغاز کی کہانی پیش فرمادی۔ عفو کے سفر پہ چلو گے تو یہ زاد سفر ساتھ رکھنا۔

غصہ پر قابو کرنے کا فن سیکھو اس کی مہارت حاصل کرو پھر اس کام پر نکلو اور یہی وہ سب سے بڑی بلا ہے جس نے آج دنیا میں ہر طرف فساد برپا کر رکھا ہے اور جماعت احمدیہ میں بھی سب سے زیادہ مصیبت اسی غصے پر قابو نہ پانے کی وجہ سے دکھائی دیتی ہے جو گھروں کو برباد کر دیتی ہے، جو معاشرے کو تباہ کر دیتی ہے جو جماعت کے امن کو اٹھا دیتی ہے، ایسے ایسے جرائم پر منتج ہوتی ہے جس کے نتیجے میں پھر عمر بھر ایک خاندان نہیں دوسرا خاندان بھی، ان کے تمام عزیز و اقارب بھی تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں، جماعت کے لئے بھی وہ ایک انتہائی تکلیف کا موجب بن جاتے ہیں۔ معصوم لوگ جن کا حقیقت میں کوئی قصور بھی نہیں ہوتا اس جہل کے غصے کا شکار ہو جاتے ہیں اور عمر بھر ان کے پیار کرنے والے عذاب میں مبتلا رہتے ہیں۔

تو عفو سے پہلے اس حالت پر غور کرو جس کی طرف رسول اللہ ﷺ نے بڑی حکمت سے توجہ دلائی کہ پہلوان تو وہ ہے جو اپنے غصے پر اس وقت جبکہ غصہ جوش کی حالت میں ہو، اس وقت قابو پالے اور اس کی باگیں ہاتھ سے چھوڑے نہ اور طنابیں کھینچ کر رکھے مضبوطی کے ساتھ تاکہ یہ جو صبر کا ایک خیمہ سا انسان بنا رکھتا ہے اپنے لئے جس کے اندر وہ محفوظ رہتا ہے اس کی طنابیں ٹوٹیں تو صبر کا سارا خیمہ ہی اکھڑ گیا اور انسان پھر کوئی پناہ نہیں پاتا۔ تو غصے سے بچنے کے لئے کردار کی مضبوطی اور طاقت، اپنے غصے کی باگیں مضبوطی سے تھامے رکھنا، اپنے صبر کے خیمے کی حفاظت کرنا کیونکہ صبر کے خیمے کے اندر رہی انسان رہے تو وہ بلاؤں سے بچتا ہے ورنہ نہیں بچتا۔ (۔)

یہ وہ مضمون ہے جو حضور اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے کھولا اور اپنا آنحضرت ﷺ کا جو کردار تھا اس سے پتہ چلتا ہے کہ غصے کی وہ حالت پیدا ہی نہیں ہوتی تھی اور یہ وہ خاص طور پر قابل توجہ بات ہے کہ وہ انسان جو غصے پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتا ہے رفتہ رفتہ ان حالات میں جب دوسروں کو غصہ آتا ہے اس کو غصہ آتا ہی نہیں اور یہ شیطان اس طرح مٹتا ہے جب آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے تو یہ مراد تو نہیں کہ ہر وقت نفس امارہ سے لڑائی ہو رہی ہے ہر وقت رسول اللہ ﷺ کے دل سے ایک غصے کا جذبہ اٹھتا ہے اور پھر آپ اس سے لڑتے ہیں اور اسے زیر کر لیتے ہیں۔ یہ تو ابتدائی سفر ہے (اہل ایمان) کو سکھانے کے لئے۔ وہ شخص جو اس میں کامیاب ہوتا ہے اس کی کامیابی کی علامت یہ ہے کہ جن عام جگہوں پر لوگوں کو غصہ آجاتا ہے اسے آتا ہی نہیں اور حلم اس سے پیدا ہوتا ہے۔

کئی دفعہ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا گھر میں معمولی سا نقصان ہو جاتا ہے اور بعض لوگ بھڑک اٹھتے ہیں شور پڑ جاتا ہے یہ کیا ہو گیا اس نے فلاں چیز توڑ دی یہ نقصان پہنچا دیا۔ جن کو خدا تعالیٰ غصہ ضبط کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے رفتہ رفتہ ان میں حلم پیدا ہو جاتا ہے ان میں کسی قسم کا کوئی اشتعال پیدا ہی نہیں ہوتا بڑے سکون کے ساتھ، آرام سے انہی چیزوں کو دیکھ رہے ہیں جس کے نتیجے میں دوسرے دلوں میں ہنگامے برپا ہو رہے ہوں، حیرت سے دیکھتے ہیں ان کو ہو کیا گیا ہے پاگلوں کو، سمجھاتے ہیں بس کرو خدا کا خوف کرو، ہو کیا گیا ہے چھوٹی سی چیز ضائع ہوئی ہے ایک برتن ٹوٹا ہے اس کے مقابل پر تم دل توڑ دو گے اور ہمیشہ کے لئے توڑ دو گے۔

یہ مضمون ہے جو آنحضرت ﷺ کی نصائح اور سیرت سے مکمل ہوتا ہے ایک موقع پر، یہ بھی بخاری ہی کی روایت ہے، حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی بدو مسجد نبوی میں آ کر پیشاب کر گیا اور کر رہا تھا لوگ پہنچے وہ رسول اللہ ﷺ بھی دیکھ رہے ہیں صحابہ بھی دیکھ رہے ہیں۔ اس میں جہالت کی یہ حالت تھی اس کی کہ ان کے سامنے بیٹھا ایک طرف مسجد نبوی میں پیشاب کر رہا ہے جہاں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ صحابہؓ بیان کرتے ہیں یہ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ لوگ یوں اٹھ کھڑے ہوئے جیسے اس پر بھپر کر ٹوٹ پڑیں گے اس کے ٹکڑے اڑا دیں گے اس قدر ان کو طیش آیا۔ اور پھر خصوصاً رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ فعل تو ان کے جذبات میں ایک غیر معمولی اشتعال پیدا کر گیا۔ آنحضرت ﷺ اسی طرح بغیر کسی تحریک دل کے، بغیر کسی گھبراہٹ کسی بے چینی کے، کسی ردعمل کے اسی طرح کھڑے کے کھڑے رہے۔ فرمایا یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو اس کو، ایک یا دو ڈول پانی کے بہادو تمہارا جو گند ہے وہ صاف ہو جائے گا۔

اب اس میں حلم بھی ہے اور یہ بھی (۔) سمجھایا گیا ہے کہ ردعمل جب ایک دفعہ ایک چیز کا غلط شروع ہو جائے تو پھر اس پر قابو پانا واقعی مشکل ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے زیر تعلیم، زیر تربیت صحابہ جو آپؐ سے نئے اخلاقی رنگ سیکھ رہے تھے ان کے اندر جب غصے کی حالت پیدا ہوئی ہے تو قابو نہیں رہا اور بہت کم لوگ ہیں جن کو غصے کی حالت پر قابو کا اختیار ہوتا ہے۔ لیکن اگر آپ کوشش کریں تو پھر ان حالتوں میں غلط ردعمل پیدا ہی نہیں ہوتا۔ اسی چیز کو رسول اللہ ﷺ بھی دیکھ رہے تھے بڑے آرام سے فرمایا، پانی بہادو۔ اور اس کے بغیر حل تھا بھی کچھ نہیں۔ اگر ایسے آدمی کو مارا جاتا، اس کو ذلیل کیا جاتا اور اسے گالیاں دی جاتیں، دھکے دے کے باہر نکال دیا جاتا وہ پیشاب کیسے صاف ہو جاتا وہ گند تو اسی طرح رہنا تھا۔ تو فرمایا حکمت سے اس چیز کے ازالے کی کوشش کرو۔ جو بدی ظاہر ہو گئی ہے بجائے اس کے کہ سزاؤں کی طرف دوڑو اور وہ سزائیں جائز اس لئے نہیں کہ ایک آدمی کی غافلانہ حالت کے نتیجے میں ایک جرم ہوا ہے۔ یہ بھی ایک بہت اہم بات ہے کہ ہر بدی کا فعل ہر شخص سے ایک طرح صادر نہیں ہوتا۔ بعض لوگ شرارت کی رو سے، گزند پہنچانے کی خاطر یا ذلیل کرنے کی خاطر یا اور کئی طریقے سے غیرت اکسانے کی خاطر بعض کام کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس شخص پر نظر کی آپ جانتے تھے کہ سادہ آدمی ہے، بے وقوف ہے، بیچارہ، اس کو پتہ ہی کچھ نہیں صفائی ہوتی کیا ہے، اس کو یہ بھی نہیں پتہ کہ احترام کے کیا تقاضے ہیں ایسے شخص کو مارنا بالکل لغو اور بے ہودہ بات ہے۔

اور ایک اور موقع پر مسجد میں ایک شخص نے نماز کی حالت میں کسی غلطی کی طرف توجہ دلانے کے لئے اپنی رانوں پر زور زور سے ہاتھ مارنے شروع کئے اور ایسی حالت میں شور ڈال دیا رانوں پہ ہاتھ مار مار کے وہ تماشہ سا ہو گیا۔ صحابہ کہتے ہیں جب نماز ختم ہوئی ہمارا یہ حال تھا کہ ہماری آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اس کو دیکھتے ہوئے۔ وہ کانپ رہا تھا مگر محمد رسول اللہ کی طرف جب نگاہ پڑی ہے ساری فکریں دور ہو گئیں، سب غم دھل گئے، کتنے پیار سے دیکھ رہے تھے اس کو، اس محبت اور اس شفقت کے ساتھ فرمایا بھئی اس طرح نہ کیا کرو جب کوئی غلطی دیکھو (پاک ہے اللہ) پڑھا کرو۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔ تو وہ شخص جس کی آزمائش مختلف قسم کی تکلیفوں کے ذریعے ہوتی رہتی ہے اور اس کا ردعمل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو جاتا ہے جس کا ردعمل خدا کے تابع اپنے رنگ نکالتا ہے کبھی غصہ بھی آتا ہے اس کو مگر بے محل نہیں ہوتا اور اکثر شفقتیں اس کی تکلیفوں پر پردے ڈال دیتی ہیں اور اتنا کہ گویا اسے تکلیف ہوتی ہی نہیں تو اللہ کی پناہ میں آنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے۔

(۔) یہ بھی مضمون ہے جسے آپ سمجھیں کہ جب آپ خدا کی پناہ مانگتے ہیں خدا اسے تو خدا وہ پناہ دیتا ہے اور جب پناہ دیتا ہے تو بہت سی تکلیف کے مواقع سے آپ بچ نکلتے ہیں۔ لوگوں میں ہیجان پیدا ہو رہا ہے، لوگوں کے جذبات میں ایک قیامت برپا ہو گئی ہے آپ بڑے سکون کے ساتھ انہی چیزوں کو دیکھتے ہیں اور ایسے پیار اور محبت سے برائی کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو گہرا اثر دکھاتی ہے۔ پھر یہ بات "ڈول بہادو" فرما کر آپؐ نے فرمایا تمہیں آسانی پیدا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے تنگی پیدا کرنے کے لئے نہیں۔ (۔) تم بنی نوع انسان کی آسانی کے لئے پیدا کئے گئے ہو ان کے لئے سہولتیں پیدا کرو ان کے لئے تنگیاں پیدا نہ کرو۔

پس نیکی کے تعلق میں جو سچا ردعمل ہے وہ برائی کا ایسا ازالہ نہیں جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچے۔ سزاؤں پر زور نہیں ہے بلکہ پیار اور محبت اور شفقت سے اصلاح پر زور ہے اور یہ طریق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ سے بڑھ کر دنیا میں کوئی نہیں سمجھا سکتا تھا، نہ کبھی کسی نے سمجھایا۔ تمام انبیاء کی کہانی آپ پڑھ لیں یہ شان، یہ شوکت، یہ پیار، یہ حسن کہ مکارم اخلاق پر قدم ہو جہاں باقیوں کے اخلاق اپنی انتہاؤں کو پہنچ کر ٹھہر گئے اس پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قدم پڑے ہوئے تھے اس سے اونچے تھے یہ چیزیں سیکھیں گے تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے گھروں کی اصلاح کی بھی توفیق ملے گی اور بنی نوع انسان کی اصلاح کی بھی توفیق ملے گی اس کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

حضرت ابن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ آگ کس شخص پر حرام کر دی گئی ہے۔ کیسا عجیب انداز ہے سوال کا کیونکہ انسان کے اعمال کی درستی میں جہنم کا خوف بھی بہت اہم کردار ادا کرتا ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ اپنے نفس کا ہمیشہ جائزہ لیں اور گردوپیش کا جائزہ لیں تو جنت کی تمنا آپ کے اخلاق کی درستی میں نسبتاً بہت ہی کم اثر رکھتی ہے لیکن جہنم کا خوف بہت زیادہ اثر رکھتا ہے انذار ہے جسے ایک غلبہ حاصل ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اسی حوالے سے بات فرمائی کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کے نتیجے میں آگ حرام ہو جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے فرمایا وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب ہے۔

اب یہ انداز بیان دیکھیں کتنا لطیف ہے اور ایسا کہ ٹھہر کر غور کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ قریب کس کو کہتے ہیں ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب ہے ان کے لئے آسانی پیدا کرتا ہے نرم سلوک کرتا ہے جو الفاظ ہیں آنحضرت ﷺ کے وہ یہ ہیں (۔) آگ حرام ہے ہر اس شخص پر جو قریب ہے۔ اب قریب کس کو کہتے ہیں ہم ایک دوسرے کے قریب ہیں، ہر آدمی کسی اور کے قریب ہے، کوئی کسی کے قریب ہے تو قریب کا کیا مطلب ہے؟ اس قریب کا وہ مطلب ہے وہ (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا ہے (۔) کہ اے محمد ﷺ جب تجھ سے میرے بندے سوال کریں (۔) تو میں تو ہر وقت قریب رہتا ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورتیں پوری کرنے کے لئے قریب ہوں ان کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے قریب ہوں ان کی حاجت روائی کے لئے قریب ہوں اور ان کی اصلاح کے لئے قریب ہوں۔ یہ قرب ہے جن معنوں میں قریب کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

تو اگر اللہ قریب ہے اور آپ بھی اللہ کی طرح قربت کے رنگ اختیار کرلیں تو کیسے ممکن ہے کہ اللہ ایسے شخص کو آگ میں ڈال دے (۔)

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

تو جن کے دل میں خدا کا پیار ہو ان پر آگ حرام کردی جاتی ہے اور جو قریب ایسے ہوں جیسے خدا قریب ہوتا ہے خدا سے قربت کے رنگ ڈھنگ سیکھ کر قریب ہوتے ہیں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ان کو آگ چھوئے گی بھی نہیں پس ان معنوں میں آپ بنی نوع انسان کے قریب ہو جائیں۔ بعض لوگ بڑے مراتب تک پہنچتے ہیں تو بنی نوع انسان سے دور ہو جاتے ہیں بعض لوگ امیر ہو جاتے ہیں دولت مند ہو جاتے ہیں تو بنی نوع انسان سے دور ہو جاتے ہیں غرضیکہ اکثر انسان اپنی بڑائی کی علامت یہ سمجھتے ہیں کہ بنی نوع انسان سے دور ہو جائیں لیکن سب سے بڑا تو خدا ہے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اور کون عالی اور کبیر ہے وہی سب سے اعلیٰ، وہی اکبر لیکن سب سے قریب خدا ہے اسی لئے خدا تعالیٰ کی صفات میں بظاہر دو متضاد صفات بیان کی جاتی ہیں وہ سب سے بعید بھی ہے اور سب سے قریب بھی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کسی انسان کا تصور بھی کوئی انسان نہیں کرسکتا بلکہ رسول اللہ ﷺ کی بڑائی کا تصور اکثر انسانوں کے بس کی بات نہیں جیسے دور افق میں دیکھتے دیکھتے آپ کی نظر گویا فضاؤں میں تحلیل ہو جاتی ہے ڈوب جاتی ہے اور آگے پھر کچھ دکھائی نہیں دیتا اسی طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی عظمتیں اور رفعتیں ہیں کہ ان کو دیکھتے دیکھتے انسان کی نظر غائب ہو جائے گی مگر جن کو خدا توفیق نہ عطا فرمائے ان کو رسول اللہ ﷺ کی رفعتیں دکھائی نہیں دے سکتیں اس کے باوجود سب سے قریب تھے۔

ان تمام انعامات کے باوجود جو خدا نے آپؐ پر فرمائے اور آپؐ کو افضل المخلوقات قرار دیا، آپؐ کو کائنات کی وجہ، جس وجہ سے کائنات کو پیدا کیا ہے فرمایا اور سب سے پہلے آپؐ کی تخلیق بیان فرمائی، سب سے آخر آپؐ کو رکھا یعنی مقصود کے طور پر، مقام کے لحاظ سے سب سے بلند اور عام لوگوں کے اس طرح قریب تھے کہ آدمی حیران ہوتا ہے وہ واقعات پڑھ کر، ان کے درمیان گھومتے پھرتے، چھوٹے سے چھوٹا انسان بھی آپ سے بات کرتا تھا تو ٹھہر جاتے تھے، توجہ سے اس کی بات سنا کرتے تھے، بوڑھی عورتیں آپ سے اس طرح بات کرتی تھیں جیسے بڑا حق ہوتا ہے آپؐ کے اوپر، اپنے بوجھ آپؐ پر ڈال دیا کرتی تھیں یتیم بچے آپؐ سے ایسی باتیں کرتے تھے جیسے ان کے باپ سے بڑھ کر جو فوت ہو گیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ان کے ذمہ دار ہیں اور تھے بھی۔ ہر شخص آپؐ کے قریب تھا یعنی ان معنوں میں کہ آپؐ اس کے قریب تھے ورنہ جہاں تک مراتب کی دوری ہے وہ تو اتنی تھی کہ اس پہلو کو دیکھیں تو یوں لگتا ہے کوئی صحابی بھی آپؐ کے قریب نہیں تھا کیونکہ انبیاء سے بھی آپؐ اونچے تھے۔

پس یہ وہ قریب کے معنے ہیں جن پر غور کرنے کے بعد آپ کو اپنی زندگی کو ڈھالنے میں مدد ملے گی۔

آپ کو جتنی بلندی حاصل ہو، جتنی دولت ملے جتنی حکومت کا بلند مقام حاصل ہو آپ اتنا ہی بنی نوع انسان پر جھکتے چلے جائیں اور قریب ہوتے چلے جائیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس قرب کے بغیر آپ تکبر سے بچ نہیں سکتے اور تکبر والا انسان جنت میں داخل نہیں ہو سکتا، آگ سے بچ نہیں سکتا۔ پس قریب ہونے سے آگ سے بچنے میں یہ مفہوم داخل ہے کہ اگر تم قریب ہو تو تم میں کوئی تکبر نہیں ہو گا۔ اگر تم قریب رہو گے تو لازماً منکسر المزاج ہو گے اور اگر ایسا ہو گے تو پھر تمہیں آگ نہیں چھو سکتی۔

پھر فرمایا ان کے لئے آسانی مہیا کرنے والا ہو (۔) آسانی بھی اور ملائمت بھی (۔) یہ جو (کلام الٰہی) نے فرمایا ہے اس کے مقابل پر رسول اللہ ﷺ کو (۔) فرمایا تو ان کے لئے ایسا نرمی کا گوشہ رکھتا ہے کہ ان کی طرف خود بخود اپنی محبت اور پیار اور شفقت کی وجہ سے جھک جاتا ہے۔ تو یہ (۔) مفہوم ہے جو بیان ہو رہا ہے کہ (۔) وہ ان کے لئے آسان ہے۔ یعنی اس سے بات کرنا بھی آسان ہے اور اگر کوئی خوف ہے بھی تو وہ خود دور کر دیتا ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ ایسے لوگوں کے خوف کو بھی دور فرما دیا کرتے تھے جو آپؐ کی ہیبت سے بعض دفعہ خزاں رسیدہ پتوں کی طرح کانپنے لگتے تھے جو ہوا کے جھونکے سے کانپتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کو ٹھہراتے، سکون بخشتے، حوصلہ دیتے یہاں تک کہ وہ بے تکلفی سے اپنا مافی الضمیر آنحضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا کرتے تھے۔

تو اس طرح قریب ہوں کہ حوصلے دیں۔ ان کی باتیں سنیں، ان کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے کوشش کریں اور (۔) اپنی روش میں آسانی پیدا کریں دوسروں کو آپ اپنے تک پہنچنے میں آسانی دیں تو پھر فرمایا (۔) روزمرہ آپ کے ساتھ نرمی کا سلوک کرنے والے، بے تکلف ہونے والے کہ گویا آپ کے لئے وہ آسان ہو گئے ہیں۔ سہل ایسے میدان کو بھی کہتے ہیں جس میں اونچ نیچ باقی نہ رہے جو سارا یکساں ہو، اس پر چلنا اور دوڑنا آسان ہو کیونکہ وہ بالکل ہموار ہو تو فرمایا وہ سہل ہو جائیں یعنی اتنی عظیم آنحضرت ﷺ کی صفات اس میں بیان ہوئی ہیں جو پردے ڈال کر رسول اللہ ﷺ بیان فرما رہے ہیں دوسروں کے حوالے سے بات کر رہے ہیں، اپنا یہ حال تھا۔ یہ تمام صفات بدرجہ اتم آپؐ میں موجود تھیں تو تبھی لوگوں کو نصیحت کرتے تھے کیونکہ آپؐ نے کبھی کوئی نصیحت نہیں کی جس پر بدرجہ اتم پہلے خود کاربند نہ ہوں۔ تو بعض دفعہ سیرت کے بیان میں آپ کو، سیرت کی تلاش میں آپ کو نصیحتوں پر غور کرنا پڑتا ہے۔ بعض لوگوں کی سیرت اگر ان کی نصیحتوں سے دیکھو تو جھوٹی سیرت بنے گی کیونکہ اکثر لوگ وہ باتیں کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ لیکن وہ جس کے قول کا ذرہ ذرہ سچا ہو جو پہلے عمل کئے بغیر دوسرے کو کوئی بات کہے ہی نہ اس کی سیرت نصیحتوں میں دکھائی دے گی ورنہ وہ خود تو نہیں کہے گا کہ میں ایسا ہوں اور میں ایسا ہوں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ حکم دے کہ تو اپنا تعارف کروا۔ آنحضرت ﷺ اس حکم کے بغیر اپنا تعارف نہیں کروایا کرتے تھے لیکن دوسروں کو فرماتے تھے کہ دیکھو تم قریب رہنا (۔) نرمی اختیار کرنا ایسا کہ سہل ہو جاؤ جیسے چٹیل میدانوں میں لوگ آسانی دوڑتے پھرتے ہیں کوئی چڑھائی کا خطرہ نہیں، کوئی اترائی کا خطرہ نہیں، نہ گڑھے نہ ایسی بلندیاں جس پر چڑھنا دشوار ہو اس طرح حضور اکرم ﷺ اپنے صحابہ، اپنے گردوپیش کے لئے اتنے آسان ہو گئے تھے کہ گویا سہل بن گئے۔ فرمایا ایسے شخص پر یقیناً آگ حرام کردی گئی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کسی چیز میں جتنا بھی رفق اور نرمی ہو اتنا ہی اس کے لئے زینت کا موجب بنتی ہے۔ آپؐ کے الفاظ یہ ہیں (۔) یہاں شان کا مطلب وہ شان و شوکت نہیں جو عام طور پر سمجھا جاتا ہے، (۔) بدیوں کو اور برائیوں کو کہتے ہیں مکروہ باتیں۔ (۔) فرمایا یقیناً نرمی ایسی چیز ہے کہ جس چیز میں بھی ہو اس کے لئے زینت کا موجب بن جاتی ہے اور جس میں نہ ہو جتنی اس سے کھینچ کے باہر کردی جائے اتنا ہی اس کو عیب دار کردیتی ہے اس کے اندر نقائص پیدا کردیتی ہے مگر نرمی بھی برمحل اور موقع کے مطابق ہونی ضروری ہے اس مضمون کو آگے الگ کھولا جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ یہاں نرمی کرنے والا جو لفظ استعمال ہوا ہے وہ رفیق ہے دراصل۔ ہم خدا تعالیٰ کو جب رفیق کہتے ہیں "یا حفیظ، یا عزیز، یا رفیق" تو رفیق کا معنی دوست کا بھی ہوتا ہے۔ رفیق حیات رفیقہ حیات، زندگی بھر کا دوست، زندگی بھر کی دوست، یہ لفظ رفق سے نکلا ہے اور دوستی کے لئے رفق ضروری ہے یعنی ایسی نرمی کہ کبھی سختی بھی برداشت کرلی۔ کبھی دوسرے سے بھی مطالبے ہوئے تو اس نے برداشت کرلیا آپ کی بات کو۔ دونوں طرف رفق ہو تو رفیق بنتا ہے ورنہ نہیں بنتا۔ تو اللہ تعالیٰ رفیق ہے اور اللہ تعالیٰ کے تعلق میں رفیق کا یک طرفہ صرف حقیقت میں معنیٰ بنتا ہے یعنی وہ ایسا نرم ہے کہ تم لوگوں کی طرف سے بار بار ایسی باتیں دیکھتا ہے جو خدا تعالیٰ کی دوستی اور تعلق کو کاٹنے والی باتیں ہوں لیکن رفیق ہے، جو اس کا رفق ہے وہ ہٹتا ہی نہیں۔ پس "یا حفیظ، یا عزیز، یا رفیق" میں رفیق کے یہ معنے ہیں کہ اے ایسا پیار کرنے والے، اے ایسے ساتھی جس کو بار بار اپنے بندوں کی طرف سے تکلیف دہ باتیں پہنچیں جس کے بعد رفق باقی نہیں رہا کرتا پھر بھی وہ رفیق رہتا ہے۔ یہ صفت اگر بندہ اپنے اندر پیدا کرے تو حقیقی معنوں میں خدا اس کا رفیق ہو جاتا ہے لیکن اگر خدا کے بندوں کے تعلق میں وہ یہ بات پیدا نہ کرے تو خدا کی رفاقت بھی اس کو نصیب نہیں ہوتی۔ پس خدا کے تعلق میں رفیق برابر کی چوٹ دونوں طرف نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایسا سلوک فرمایا کہ بندوں کے ساتھ تم رفیق ہو جاؤ اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو تو میں تمہارا رفیق ہو جاؤں گا کیونکہ خدا سے حسن سلوک تو آپ کر ہی نہیں سکتے۔ تو خدا کی رفاقت نصیب کرنے کا کتنا آسان رستہ بتا دیا کہ بندوں کے تعلق میں تم رفاقت کرو اور تمہیں میں اپنی رفاقت عطا کردوں گا۔

(۔) خدا رفق کا بدلہ ایسا دیتا ہے اور اتنا دیتا ہے کہ سخت مزاجی اور سخت گیری اس کے بدلے کی اس سے کوئی نسبت ہی کوئی نہیں، یعنی اس کا ترجمہ کرنا ان معنوں میں مشکل ہو رہا ہے کہ سخت گیری کا تو بدلہ دینا ہی نہیں۔ پس اگر میں یہ کہوں کہ رفق کا بدلہ اتنا دیتا ہے کہ سخت گیری کا نہیں دیتا تو یہ معنے اس کے بنتے نہیں کہ نیکی کی جزاء اتنی دیتا ہے کہ بدی کی نیک جزاء اتنی نہیں دیتا۔ اس لئے میں طبعاً یہاں ٹھہر گیا اور سوچ رہا تھا کہ کس طرح اس مضمون کو بیان کروں۔ اصل مطلب یہ ہے کہ سخت گیری کا جہاں حق بھی ہو وہاں سخت گیری کا استعمال برمحل بھی ہو تو اس کا فائدہ اتنا نہیں پہنچتا انسان کو جتنا رفق کے، نرمی کے استعمال سے فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ یہ طرز کلام ایسی ہے کہ اس پر ٹھہر کر غور کرکے ترجمہ نہ کریں تو بالکل غلط ترجمہ ہو جائے گا جیسا کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ لکھا یہ ہوا ہے کہ خدا نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے سخت گیری کا نہیں دیتا تو گویا سخت گیری کا بھی کچھ نہ کچھ تو دیتا ہے اجر۔ یہ مراد نہیں ہے۔ وہی معنے بنتے ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ یا تو یہ معنیٰ بنیں گے کہ سخت گیری برمحل ہو تو اس کی جزاء بھی انسان کو ملتی ہے مگر رفق کی جزاء تو بالکل اور ہی بات ہے سخت گیری برمحل ہونے کے باوجود رفق کا مقابلہ نہیں کرسکتی، نرمی کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ دوسرا معنیٰ اس کا یہ ہے کہ سخت گیری کی پکڑ کم کرتا ہے اور رفق کا بدلہ زیادہ دیتا ہے کیونکہ جزاء کا معنیٰ موقع اور محل کے مطابق ہو گا۔ پس سخت گیری کی اتنی جزاء نہیں دیتا جتنی رفق کی دیتا ہے اور یہ اگر ترجمہ کیا جائے تو بالکل یہی ترجمہ (کلام الٰہی) اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ پکڑ کے وقت ہاتھ نرم کردیتا ہے اور نرمی کے سلوک کے وقت ہاتھ کو کھلا کردیتا ہے۔

اور یہ بھی رفق کا ہی تقاضا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے رفیق ہونے کی ایک یہ بھی شان ہے کہ سخت گیری میں بھی رفیق رہتا ہے ورنہ اگر لوگوں سے سخت گیری اسی طرح کرتا جیسا کہ موقع اور محل کا تقاضا تھا کہ سخت گیری کی جائے پھر تو (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی جاندار باقی نہ رہتا تمام زندگی کی صف لپیٹ دی جاتی۔ تو یہ دوسرا معنی بھی چونکہ (کلام الٰہی) کے مطابق ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی جائز ہے کہ سخت گیری کا سختی سے بدلہ بہت کم دیتا ہے۔ اور تم نرمی کرو گے تو بہت زیادہ اس نرمی کی جزاء دے گا، اتنی زیادہ کہ گویا تمہارے عمل کے ساتھ اس کی کوئی نسبت ہی نہیں رہے گی۔

پھر سخت گیری اور بدخلقی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد ہے جو میں پڑھ رہا ہوں فرماتے ہیں۔ "سخت دل ہر ایک فاسق سے بدتر ہوتا ہے" اب اس سے آپ اندازہ کریں کہ سخت گیری کتنا بڑا گناہ ہے۔ سخت دلی انسان کو ہر فاسق سے بدتر کردیتی ہے اور ہمیشہ فسق و فجور کے باوجود قوموں کو باقی رکھا مگر جب ان کے دل سخت ہو گئے تو پھر خدا کا عذاب ان پر نازل ہوا ہے۔ یہود کی تاریخ ہمارے سامنے گواہ ہے فرمایا (۔) تم نے بدیاں کیں خدا نے باوجود اس کے عفو کا سلوک فرمایا، مغفرت فرمائی۔ بدیوں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدیاں دیکھتا رہا مگر تمہیں پکڑا نہیں مگر جب تم سخت دل اور پتھر دل ہو گئے پھر خدا کا غضب تم پر نازل ہوا ہے۔

(-) تو یہ معنی ہے ہر فاسق سے بدتر ہوتا ہے۔ تمہارے گناہ خدا تعالیٰ کی مغفرت کے نیچے رہیں گے اگر تمہارے دل میں خوف خدا ہو' کوشش ہو' توبہ کی طرف توجہ ہو۔ مگر اگر تم پتھر دل بن گئے پھر کوئی بخشش تمہیں نصیب نہیں ہو سکتی۔ حضرت (بانی سلسلہ) اس مضمون میں جماعت کو ایک نصیحت فرماتے ہیں اور باقی اقتباسات پڑھنے کا چونکہ وقت نہیں ہے میں اسی نصیحت کو پڑھ کر آپ کو سمجھا کر اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔

"تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں ہوتا وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے" اب آپ کو میں نے پہلے شروع میں ہی بتایا تھا کہ سارے نظام جماعت پر' دنیا کے مختلف ملکوں پر نگاہ ڈالتے ہوئے میں یقین کے ساتھ آپ کو بتاتا ہوں کہ دلوں کی سختی نے فساد برپا کر رکھا ہے' گھر اجاڑ دیئے ہیں جماعتیں برباد کر دی ہیں۔ جن جماعتوں میں بھی ایسے چند پتھر دل لوگ آ گئے انہوں نے سارا نظام جماعت کا ستیاناس کر دیا۔ بعض سالہا سال سے سنبھلتے ہی نہیں کیونکہ ان میں چند لوگ سخت دل ہیں اور اس کے نتیجے میں بعض دفعہ ان کی امارتیں ختم کرنی پڑیں۔ ان کے ووٹ دے کر اپنے عہدیداروں کا انتخاب کرنے کا حق بھی لے لیا گیا۔ مربی مقرر کئے گئے' دوسرے بھیجے گئے' مجال ہے جو ٹس سے مس ہوں کیونکہ سخت دل ہر فاسق سے بدتر ہوتا ہے۔ ان کے دلوں کی سختی نے تفرقہ ڈال دیا ہے۔ اور یہی حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں وہ جو صلح پر راضی نہیں ہوتا وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

"تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔" پھر فرماتے ہیں۔ "نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔" قریب کے تعلق میں میں نے آپ کو سمجھایا تھا کہ جو قریب ہے وہ تکبر سے دور ہے۔ جو قریب نہیں ہے وہ اسی حد تک متکبر ہو جاتا ہے اور تکبر کے متعلق جو تمثیل ہے وہ فربہی کی تمثیل ہے کہ جتنا تکبر ہو گا اتنا ہی گویا موٹا ہو گا۔ لیکن جن راہوں سے جنت کی طرف بلایا جاتا ہے وہ باریک راہیں ہیں۔ ان سے اس قسم کا پھولا ہوا۔ اپنے تکبر میں متورم ہوا ہوا شخص داخل ہو ہی نہیں سکتا۔ فرماتے ہیں تم فربہی چھوڑ دو' ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔

"کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مونہہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔" اس سے زیادہ پر شوکت کلام آپ کو سمجھانے کے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں بدنصیب وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مونہہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں یعنی کلام الٰہی ہے جو میری زبان پر جاری ہوا ہے۔ پھر فرماتے ہیں "تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔" اب آپ دیکھیں کہ حضرت (بانی سلسلہ) کم سے کم بھائیوں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو اتنا پیار دیں کہ ان کی مثال دی جا سکے۔

آج کل تو بھائی بھائی سے ایسا لڑتا ہے اور جائیدادوں کی خاطر ایسے تصرفات کرتا ہے اور بعض دفعہ ایسی ظالمانہ کارروائیاں کرتا ہے کہ بھائی کے علم کے بغیر پٹواریوں سے مل کر جائیداد کے انتقال بھی کروا بیٹھتا ہے۔ تو اب یہ مثال آپ کو کیسے سمجھ آئے گی۔ "جیسے ماں کے پیٹ سے نکلے ہوئے دو بھائی" مراد ہے اچھے وقتوں کی بات ہو رہی ہے جب بھائی واقعی بھائی ہوا کرتے تھے تو اب ویسا بننا ہو گا آپ کو۔ ان بھائیوں کی مثال لو جو حقیقت میں فرشتہ سیرت بھائی ایک دوسرے کی خاطر اپنے حقوق قربان کرنے والے ہوتے ہیں۔ فرماتے ہیں "ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں"

یہ نصیحت بیان کرنے کے بعد میں پھر حضرت بانی سلسلہ کا ایک اور اقتباس ابھی پیش کر دیتا ہوں تاکہ اس عرصے میں اگلے خطبات سے پہلے کوئی غلط فہمی کا شکار نہ ہو کہ عفو کس کو کہتے ہیں اور مغفرت کیا ہوتی ہے۔ "بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ (-) نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے" (یعنی قابل تعریف ہے) "نہ ہر ایک جگہ عفو قابل تعریف ہے بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے اور چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت باپابندی محل اور مصلحت ہو' نہ بے قیدی کے رنگ میں۔ یہی (کلام الٰہی) کا مطلب ہے"

تو بعض لوگ ایک ہی طرف کی بات سمجھ کر سمجھتے ہیں کہ ہر جگہ ہر وہ شخص جو کسی بات پر مجاز بنایا گیا ہے اس سے آنکھیں بند کر کے ہر جرم کے نتیجے میں عفو مانگو حالانکہ بعض جگہ عفو کی اجازت نہیں ہوتی۔ اور اس وجہ سے اجازت نہیں ہوتی کہ یا تو اس کی بدی کی حوصلہ افزائی ہو گی یا ماحول کی حوصلہ افزائی ہو گی یعنی ماحول میں بدیوں کو کھل کھیلنے کا موقع ملے گا۔ پس بعض ایسے لوگ جو سلسلے سے ایسی بے وفائی کرتے ہیں کہ وہ تمام دنیا میں سلسلے کے وقار کو نقصان پہنچا دیتے ہیں اور سلسلے کی عزت کو ذلیل اور رسوا کر دیتے ہیں ان کو اگر معاف کیا جائے تو کل دس' بیس' پچاس اور بھی پیدا ہو جائیں گے اس لئے غلط حوالے دے کر مجھے میری ہی باتوں کا غلط رنگ میں پابند کرنے کی کوشش نہ کریں۔ میں جو آپ کو سمجھا رہا ہوں سمجھتا ہوں کہ عفو کے کیا معنے ہیں اور کس موقع پر ہونا چاہئے۔ اور مجھے پتہ ہے کہ کہاں انسان کو عفو کا اختیار نہیں ہے۔ وہاں عفو کرنا خدا کی ناراضگی مول لینے والی بات ہے۔

پس یہ کہہ کر میں اب اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ باقی (اللہ نے چاہا تو) آئندہ جو جمعہ ہے وہ وقف جدید کے تعلق میں ہو گا کیونکہ ہمارا وقف جدید کا سال ختم ہو رہا ہے۔ یہ میں نے اس لئے کہا ہے کہ جماعتوں کو اگرچہ بار بار یاددہانی کرائی جا چکی ہے مگر بہت سی جماعتوں کی طرف سے ابھی وقف جدید کی سالانہ رپورٹ نہیں موصول ہوئی تو اب تو بہت تیز رفتاری آ چکی ہے مواصلات میں' پس آپ فیکس کے ذریعے یا دوسرے ذرائع سے جو بھی جلدی رپورٹ پہنچانے کے ذرائع آپ کو میسر ہیں اپنی وقف جدید کی کارگزاری کی رپورٹ بھیجنے میں مزید تاخیر نہ کریں۔

ائرمارشل (ر) ظفر احمد چوہدری سابق چیف آف سٹاف پاکستان ائرفورس

ممنونِ احسان

کوئی دس برس ہوئے میری بیوی اتفاق سے لاہور میں گولڈ سمتھ نامی دکان میں گئی جو کہ مال روڈ اور فاطمہ جناح روڈ کے کونے پر واقع ہے۔ دکان کے مالک جاوید اقبال صاحب کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ خاتون کون ہیں تو انہوں نے میرے لئے یہ پیغام دیا کہ وہ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ میں اقبال صاحب سے واقف نہ تھا لیکن میں نے مناسب سمجھا کہ ان کی خواہش کے پیش نظر مجھے ان سے مل لینا چاہئے۔ چنانچہ میں ان کی دکان پر گیا اور ان سے ملا۔ وہ انتہائی اخلاق اور خاطر سے پیش آئے اور مجھے تکلیف دینے کی معذرت بھی کی۔

میرے استفسار پر انہوں نے کہا کہ انہیں ایک نہایت اہم مسئلہ درپیش ہے جس کو حل کرنے کے لئے وہ میری مدد چاہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان بننے کے بعد جب وہ لاہور منتقل ہوئے تو میرے (خاکسار راقم کے) والد چوہدری بشیر احمد صاحب نے ان کے والد کی کاروبار کے سلسلہ میں کچھ مدد کی اور موجودہ دوکان کے حصول کے لئے کچھ قرض بھی دیا تھا۔ اس طرح یہ بڑی دکان ایک عرصہ ہوا ان کے خاندان کی ملکیت بن گئی تھی۔ مزید یہ کہ قانونی دستاویزات میں ایک چھوٹی دوکان بھی ان کی ملکیت میں شامل ہو گئی جو کہ بڑی دوکان سے ملحق ہے لیکن حقیقت میں وہ ان کی ملکیت نہیں ہے۔ جو کچھ انہوں نے اپنے والد سے سنا تھا اس کی بناء پر ان کا خیال تھا کہ یہ چھوٹی دوکان یا تو میرے والد یا چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی ملکیت ہے۔ (خاکسار عرض کرتا ہے کہ میرے والد چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی لاہور میں واقع جائیداد کے انتظام میں مدد دیتے تھے) اقبال صاحب نے کہا کہ یہ دونوں بزرگ ان کے خاندان کے محسن تھے اور وہ اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ یہ چیز اصل مالک کو لوٹا دی جائے۔ مزید یہ کہ ان کے چند رشتہ دار کہتے ہیں کہ یہ چیز قانونی لحاظ سے بھی اور واقعتاً بھی ہماری ملکیت ہے اور اس مسئلہ کو ہرگز چھیڑنا نہیں چاہئے۔ اقبال صاحب نے کہا کہ لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ چیز حقیقتاً ہماری نہیں اور میرا ضمیر یہ گوارا نہیں کرتا کہ میں اس پر ناجائز قبضہ جمائے رکھوں اور اس طرح اپنے کرم فرماؤں کی احسان فراموشی کا مرتکب ٹھہروں۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس مسئلہ کا حل جلد از جلد چاہتے ہیں کیونکہ انہیں یقین ہے کہ اگر وہ حیات نہ رہے تو ان کے لواحقین کبھی اس غلطی کا ازالہ نہ ہونے دیں گے۔

یہ واقعہ غالباً 1987ء کا ہے جبکہ میرے والد اور چوہدری ظفراللہ خان صاحب دو سال قبل فوت ہو چکے تھے۔ میں نے اس دوکان کے متعلق کئی ایسے احباب سے پوچھا جنہیں کہ میری دانست میں والد صاحب اور چوہدری ظفراللہ خان صاحب کے معاملات کا علم ہو سکتا تھا لیکن سب نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ کچھ عرصہ قبل میرے والد صاحب کے ترکہ کی تقسیم وغیرہ کی ذمہ داری میرے بہنوئی جنرل ناصر احمد صاحب چوہدری کو سونپی گئی تھی۔ اس لئے میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ والد صاحب کے کاغذات کو بغور دیکھ کر معلوم کریں کہ آیا کسی جگہ اس دکان کا کوئی ذکر پایا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ کام انتہائی توجہ سے کیا اور بالآخر انہیں دو ایک خطوط کی کاپیاں ملیں جن میں اس دوکان کا ذکر پایا تھا۔ یہ خطوط اس ادارے کو لکھے گئے تھے جس کو کہ یہ دوکان کچھ مدت کے لئے کرایہ پر دی گئی تھی۔ ان خطوط سے یہ بات واضح ہوتی تھی کہ یہ دوکان چوہدری ظفراللہ خان صاحب نے ایک رفاہی ٹرسٹ بنام ڈھاکہ بینولنٹ ایسوسی ایشن کو دے دی تھی اور اس کا کرایہ بھی اسی ٹرسٹ کو ادا ہوتا تھا۔ یہ ٹرسٹ میرے بڑے بھائی چوہدری انور احمد کاہلوں کی سرکردگی میں مشرقی پاکستان میں قائم ہوا تھا اور اس میں چوہدری ظفراللہ خان صاحب اور چند دیگر احباب نے عطیات اور رقوم دی تھیں۔ بنگلہ دیش بن جانے کے بعد یہ ٹرسٹ لاہور منتقل ہو گیا تھا۔ اس طرح یہ ثابت ہوا کہ یہ دوکان اب اس ٹرسٹ کی ملکیت ہے لیکن متعلقہ بزرگان کی وفات کے بعد اس صورت حال کا کسی اور کو علم نہ تھا اور اگر اقبال صاحب خود اس معاملہ کو نہ اٹھاتے تو اس حقیقت کا آشکار ہونا محال تھا۔

اقبال صاحب نے تجویز پیش کی کہ چونکہ یہ دوکان ان کی بڑی دوکان سے ملحق ہے اور قانونی دستاویزات کے مطابق یہ پہلے ہی ان کے خاندان کی ملکیت تصور ہوتی ہے اس لئے مناسب ہو گا کہ اس کی موجودہ مالیت کا اندازہ کروا لیا جائے تاکہ وہ یہ رقم اصل مالک کو ادا کریں۔ باہمی اتفاق سے دوکان کی قیمت دس لاکھ روپے سے کچھ زیادہ مقرر ہوئی اور اس رقم کی ادائیگی پر اسے متعلقہ ٹرسٹ کے حوالے کر دیا گیا۔

خلاصہ یہ کہ اگر جاوید اقبال صاحب از خود اس معاملہ کو نہ اٹھاتے تو بغیر کسی ادائیگی کے اس عمارت پر ان کا قبضہ جاری رہتا کیونکہ قانونی طور پر یہ پہلے ہی ان کی ملکیت تصور ہوتی تھی اور جن احباب کو اصل صورت حال کا علم تھا وہ فوت ہو چکے تھے۔ یہ ان کے اعلیٰ اخلاق اور کمال احساس ذمہ داری کا ثبوت ہے کہ انہوں نے خود کھوج لگا کر اور اصرار کر کے ایک بھاری رقم اصل مالک کو پہنچائی۔ ایسے اعلیٰ کردار کی مثالیں کم ہی نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں وافر جزا دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

عبدالستار خان سابق امیر و مربی انچارج سپین

محترمہ نصرت جہاں

23- اپریل 1997ء کو خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ اچانک دل کا شدید دورہ پڑنے سے اپنے مولا حقیقی کے حضور بعمر 44 سال حاضر ہو گئیں۔ (ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف ہم لوٹ کر جانے والے ہیں)

25 دسمبر1951ء کو آپ پشاور میں محترم چوہدری مولا بخش صاحب آف ادرحماں کے گھر پیدا ہوئیں۔ آپ کے دادا محترم چوہدری محمد الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تھے۔ آپ کی والدہ صاحبہ کا نام امتہ القدیر تھا جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی ابتدائی بیعت کرنے والے خوش نصیب و مخلص رفیق حضرت منشی عبدالرحمان صاحب کپور تھلوی کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کپور تھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ کی صاحبزادی تھی۔

نصرت جہاں کی والدہ صاحبہ 41 سال کی عمر میں اپریل 1959ء میں .بقضاء الہی اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اس طرح میری اہلیہ بچپن میں ہی اپنی والدہ کی شفقتوں سے محروم ہو گئیں۔

9 فروری 1975ء کو حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک میں ہمارے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اور 6- اپریل 1975ء کو شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ دعوت ولیمہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے ازراہ شفقت شمولیت منظور فرمائی تھی لیکن ناسازئ طبع کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ متعدد بزرگان سلسلہ۔ اساتذہ جامعہ احمدیہ کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (امام جماعت احمدیہ الرابع) نے بھی دعوت ولیمہ میں شمولیت فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔

16- اگست 1977ء کو خاکسار دعوت الی اللہ کی غرض سے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ارشاد پر سپین پہنچا تو قریباً 6 سال کا عرصہ انہوں نے پاکستان میں نہایت صبر و تحمل سے گزارا۔ اگرچہ اس دوران کئی قسم کی مشکلات۔ تکالیف اور پریشانیاں آئیں مگر انہوں نے کبھی بھی کسی خط میں اشارۃً بھی اپنی کسی تکلیف کا ذکر تک نہ کیا تاکہ میرے دعوت الی اللہ کے فریضہ میں اس وجہ سے کوئی کمی نہ آجائے۔ بلکہ اپنے خطوط میں ہمیشہ خوشی کی خبروں کا تذکرہ کرتیں۔ مثلاً یہ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث سے ملاقات ہوئی ہے اور حضرت صاحب نے ازراہ شفقت کوئی تحفہ عطا فرمایا ہے یا اس امر کو بیان کرتیں کہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان یا وکالت تبشیر کے زیر اہتمام دعوت طعام میں شمولیت کا موقعہ ملا جو بیرون ملک جانے والے مربیان کی بیگمات کے اعزاز میں دی گئی تھی۔

اپریل 1984ء کے اواخر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی اجازت و منظوری سے سپین پہنچیں۔ جبکہ خاکسار کے پاس میڈرڈ مشن کی ذمہ داری تھی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ سپینش زبان میں اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہو گئیں۔ اور مشن کے کاموں کی سرانجام دہی میں میرا ہاتھ بٹانے لگیں۔

سپینش احمدی خواتین کے ساتھ بہت گہرا محبت کا تعلق پیدا کر لیا۔ انہیں وقتاً فوقتاً مشن ہاؤس بلاتیں۔ ان کی خاطر مدارات کرتیں اور ان کے لئے سپیشل پاکستانی کھانے تیار کرتیں۔ انہیں دینی مسائل و معلومات یاد کروانے کی کوشش کرتیں اسی طرح غیر از جماعت مستورات کو دعوت الی اللہ کرنے کی پوری کوشش کرتیں۔

1984ء سے 86ء تک میڈرڈ مشن میں قیام رہا۔ مشن میں آنے والے مہمانوں اور تحقیق حق کے لئے آنے والے افراد کی ضیافت کی ذمہ داری نہایت عمدگی سے ادا کرتیں۔ اس دوران ایک مرتبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (سابق وکیل اعلیٰ) مع حضرت بیگم صاحبہ نجی دورہ پر سپین تشریف لائے تو میڈرڈ کے ایک بہت بڑے ہوٹل میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے ایک بھرپور پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ بعدہ انہیں مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی جو آپ نے ازراہ شفقت منظور فرمائی۔ چنانچہ مشن ہاؤس میں حضرت صاحبزادہ صاحب مع حضرت بیگم صاحبہ و دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دعوت طعام پیش کی گئی جس کے جملہ انتظامات میری اہلیہ کو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1986ء میں مرکز کی ہدایت کے مطابق میڈرڈ سے ہم بیت البشارت مشن ہاؤس میں منتقل ہو گئے تو خاکسار کی اہلیہ محترمہ کو بفضل اللہ تعالیٰ نمایاں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملی۔ بیت البشارت (پیدرو آباد) کی زیارت کے لئے قریباً روزانہ ہی بکثرت زائرین تشریف لاتے جن کی حسب حالات مشروبات یا چائے وغیرہ سے تواضع کرنے کی سعادت میری اہلیہ کے حصہ میں آتی۔ اس طرح انہیں اس بات کا ہمیشہ خیال رہتا کہ بیت البشارت اور اس کے اردگرد کا ماحول ہمیشہ صاف ستھرا رہے۔

بیت البشارت اور مشن ہاؤس میں توسیع کا کام شروع ہوا تو مقامی خدام اطفال و انصار نے اس میں بھرپور حصہ لیا۔ اور اس سلسلہ میں مسلسل کئی ماہ تک وقار عمل کئے اور بعض اوقات چھت پر لنٹر ڈالنے کے دنوں میں ساری ساری رات احباب وقار عمل میں مصروف رہتے۔ میری اہلیہ صاحبہ ان کے لئے کھانے اور چائے وغیرہ کا اہتمام بڑے شوق و جذبہ سے کرتیں۔ بعض دفعہ شدید سردرد یا بیماری کے باوجود اس نیکی کو بصد شوق ادا کرنے کی کوشش کرتیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اپنے ایک خط میں آپ کے پرخلوص جذبہ مہمان نوازی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"عزیزہ محترمہ نصرت جہاں صاحبہ

(-) یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ پیدرو آباد مشن کی تعمیر کے کام میں آنے والے مخلصین کی مہمان نوازی کے لئے آپ نے ہمہ وقت مستعدی اور خلوص کے ساتھ خدمت سر انجام دی ہے (اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء عطا فرمائے) اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرے آپ کو دنیا و آخرت کی حسنات سے نوازے آپ کو خوشیوں اور راحتوں سے معمور زندگی عطا فرمائے۔"

برطانیہ جرمنی' پاکستان اور دیگر ممالک سے وقتاً فوقتاً بکثرت احمدی احباب و خواتین بیت البشارت تشریف لاتے۔ ان سب کی رہائش وکھانے وغیرہ کا اہتمام کرنے کی ذمہ داری بھی نہایت خندہ پیشانی سے ادا کرتیں۔

مشن کی طرف سے ہزارہا افراد کو دعوت الی اللہ پر مشتمل خطوط کتب ولٹریچر بھجوایا جاتا۔ اس ضمن میں لفافوں پر پتہ جات لکھنے کتب ولٹریچر کے پیکٹ تیار کرنے اور ڈاک کی ٹکٹیں لگانے میں میری مدد کرتیں۔ اسی طرح مختلف جماعتی تقریبات کے مواقع پر اپنی مفوضہ ڈیوٹی دوسری لجنات کے ساتھ مل کر احسن رنگ میں نبھانے کی کوشش کرتیں۔

1990ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ و قافلہ سپین کے دورہ پر تشریف لائے تو میری اہلیہ صاحبہ کو حضرت صاحب و حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا ناشتہ و کھانا تیار کرنے کی عظیم سعادت نصیب ہوئی۔

مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کے علاوہ تحریک جدید وقف جدید و دیگر مالی تحریکات میں نہ صرف خود حصہ لیتیں بلکہ بچوں کی طرف سے اور اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ ادا کرتیں۔ اسی طرح بکثرت صدقات تقسیم کرتیں۔ حضرت صاحب نے یورپ میں قیام مراکز کے لئے تحریک کی تو اپنا سارا زیور اس مبارک تحریک میں پیش کر دیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے آپ کے اس جذبہ قربانی کو سراہتے ہوئے تحریر فرمایا۔

عزیزہ نصرت ستار صاحبہ میڈرڈ

"یورپین مراکز کے قیام کی تحریک پر آپ نے جس خلوص اور پیار سے اپنے زیور کا تحفہ خدا کی راہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے وہ انتہائی قابل قدر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور آپ کو حسنات دارین سے نوازے 'اجر عظیم عطا فرمائے 'اپنی محبت اور رضا کے زیور سے آراستہ فرمائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے۔

قیام بیت البشارت کے دوران ایک مرتبہ قرطبہ کی عظیم تاریخی "جامع مسجد" جسے اب عیسائیوں نے گرجا گھر میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس کی 1200 سالہ تقریبات منائی گئیں آخری تقریب میں شاہ سپین اور ملکہ نے بھی شمولیت کی۔ اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے خاکسار مع اہلیہ پیدرو آباد سے قرطبہ پہنچا۔ تو معلوم ہوا کہ تقریب میں شامل ہونے کے لئے شناختی کارڈ دکھانا ضروری ہے۔ جو اس وقت ہمارے پاس موجود نہ تھا چونکہ تقریب شروع ہونے والی تھی پیدرو آباد سے بروقت لانا بھی ناممکن تھا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی رنگ میں نصرت فرمائی وہ اس طرح کہ میں نے سوچا کہ قرطبہ پولیس کا ایک اہم افسر میرا دوست ہے اسے مل کر خصوصی اجازت نامہ حاصل کر لیا جائے۔ چنانچہ مذکورہ افسر کی تلاش میں ہم "جامع مسجد" کے گیٹ کے پاس سے گزرنے لگے تو دیکھا کہ وہی پولیس آفیسر سادہ کپڑوں میں ملبوس اپنے عملہ کے ساتھ تقریب میں شمولیت کرنے والوں کی چیکنگ پر متعین ہے ہمیں دیکھتے ہی بڑے پرخلوص انداز میں ہمیں خوش آمدید کہا اور ہمارے کچھ کہے بغیر ہی تقریب میں شامل ہونے کی دعوت دے دی۔ جس میں ہم شامل ہو گئے۔

تقریب کے اختتام پر شاہ سپین اور ملکہ اپنے وزراء اور اہم شخصیات کے ساتھ "جامع مسجد" کے اندرونی ہال کو دیکھنے کے لئے چل پڑے کہ ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے اچانک ملکہ کی نظر خاکسار کی اہلیہ پر جو برقع پہنے ہوئے تھیں پڑی ملکہ ہماری طرف بڑھیں اور میری اہلیہ کو سلام کیا۔ اور پوچھا کہ آپ کا کس ملک سے تعلق ہے اور کہاں رہتے ہیں وغیرہ۔ خاکسار کی اہلیہ نے اپنا تعارف کرایا اور اس کے ساتھ ہی خاکسار کو شاہ سپین سے ملنے کا موقع مل گیا۔ اور بطور امام بیت البشارت و مربی انچارج سپین مشن اپنا تعارف کروایا۔ اور مختصر طور پر جماعت کے بارے میں معلومات دیں۔

اس ملاقات کے دوران T.V ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے ہماری بے شمار تصاویر اتاریں اسی روز دوپہر کی خبروں میں T.V پر شاہ سپین و ملکہ کی "جامع مسجد" قرطبہ آنے کی خبر نشر کرنے کے ساتھ ہماری تصاویر بھی دکھائی گئیں۔ اخبار قرطبہ نے پہلے صفحہ پر نمایاں رنگ میں ہماری ملاقات کی خبر شائع کی۔ ایک اور رسالہ نے اپنے ٹائٹل پیج پر میری اور میری اہلیہ کی برقع میں ملبوس تصویر شائع کی۔ اس طرح ہمارا اس تقریب میں شامل ہونا اور میری اہلیہ کا برقع ہزاروں افراد تک دعوت الی اللہ کا ذریعہ بن گیا۔

خاکسار کی اہلیہ نصرت جہاں کو سپین جانے سے قبل میانوالی میں قیام کے دوران بطور صدر لجنہ خدمت دین کی توفیق ملی۔ وفات سے ایک روز قبل بالکل تندرست تھیں۔ چھوٹے بیٹے عزیزم ہارون احمد کا چوتھی جماعت کا رزلٹ نکلا۔ اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ رات کو دس بجے بچوں کو ان کے امتحانات میں کامیاب ہونے کی خوشی میں سویٹ ڈش تیار کر کے دی بظاہر تندرست تھیں مگر اس رات ان کے چہرے پر غیر معمولی تھکاوٹ کے آثار نمایاں تھے۔ رات اڑھائی بجے سینہ اور بازو میں درد کی تکلیف محسوس کی جسے صبر و تحمل سے برداشت کرتی رہیں۔ صبح پانچ بجے مجھے کہنے لگیں کہ اب شدید تکلیف ہے۔ دعا بھی کریں اور فوری طور پر ہسپتال لے جائیں۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روس میں مالی بحران

روس میں مالی بحران دن بدن گھمبیر صورت اختیار کررہا ہے جس کے نتیجہ میں روس کے صدر بورس یلسن نے اعلان کیا ہے کہ روسی فوج اور اسلحہ کے ذخائر میں کمی کی جائے۔ یہ اعلان صرف اخراجات میں کمی کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ روس اس وقت مالی بحران کا شکار ہے۔ اس لئے اسلحہ کے ذخائر میں بھی کمی کی ضرورت ہے کیونکہ نہ صرف اسلحہ بنانے کے لئے کافی زیادہ اخراجات اٹھتے ہیں بلکہ ان کی حفاظت اور دیکھ بھال پر بھی کافی رقوم خرچ کرنی پڑتی ہیں۔ فوج میں کمی کرنے کی خاطر فوجی یونٹوں کی از سرنو تنظیم کی جائے گی۔ بعض یونٹ ختم کرکے انہیں دوسرے یونٹوں میں ضم کر دیا جائے گا۔ فوج کے علاوہ سول محکموں میں بھی اصلاحات نافذ کی جائیں گی۔ جن کے ذریعے بعض محکمے ختم کرائے جائیں گے۔ لیکن اس عمل کے نتیجہ میں لاکھوں کارکنوں کے بے روزگار ہونے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ جبکہ اس اعلان میں ان کے متعلق کچھ نہیں بتایا گیا کہ ایسے لوگوں کا مستقبل کیا ہوگا۔

دراصل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ روس بھی اندرون ملک سرمایہ کاری کرنے والے ملکی اور غیر ملکی افراد اور بین الاقوامی اداروں کو خصوصی تحفظ دینے پر مجبور ہوگیا ہے۔ اور ان کو مزید مراعات بھی دے رہا ہے۔ اسی فرمان کے ذریعے غیر ملکی سرمایہ کاروں کی ترغیبات بڑھا دی گئی ہیں۔ ان کو سرمایہ کا تحفظ حاصل ہوگا۔ فرمان میں وضاحت کی گئی ہے کہ موجودہ قوانین کے تحت غیر ملکی سرمایہ کاروں کو صحیح ترغیبات نہیں مل رہی تھیں جبکہ اب سرمایہ کاری کے تحفظ کا نیا انداز اختیار کرنے کے لئے ترغیبات میں بھی اضافہ ہو گا۔ اور سرمایہ کاری بھی بڑھے گی۔

○○○

بھارت میں ہریجنوں کا احتجاج

بھارت میں ہندوؤں کی اونچی ذاتوں کے لوگوں اور اچھوتوں میں ہنگامے دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ اس سے پہلے بمبئی میں دونوں ذاتوں کے لوگوں میں اچھے خاصے ہنگامے ہوئے تھے جس پر وزیر داخلہ بھارت اندرجیت گپتا نے بمبئی کا دورہ کیا اور فریقین کو صبر و تحمل سے کام لینے کے لئے کہا۔ لیکن وزیر داخلہ کے دورے کے دوسرے روز ہی مہاراشٹر کے ایک اور شہر امروتی میں بھارتی آئین کے مصنف اور تحریک آزادی کے راہنما ڈاکٹر امبید کر کے مجسمے کی بے حرمتی کا واقعہ رونما ہوا۔ جس کے بعد فسادات شروع ہو گئے۔ واقعات کے مطابق نامعلوم افراد نے امروتی میں نصب ڈاکٹر امبید کر کے مجسمے کو جوتوں کا ہار پہنا دیا۔ جبکہ بھارت میں جوتوں کا ہار ذلت کی سب سے بڑی بات سمجھی جاتی ہے۔

اس بے حرمتی کی خبر پھیلتے ہی ہریجنوں کی بڑی تعداد جمع ہونا شروع ہو گئی۔ اور انہوں نے حکومت اور اونچی ذات کے لوگوں کے خلاف نعرے بازی کی جس پر پولیس نے اپنی کارروائی شروع کر دی جس سے تین مظاہرین زخمی ہو گئے۔ حکومت نے حالات پر قابو پانے کے لئے اور مزید فسادات روکنے کے لئے پولیس اور نیم فوجی دستے تعینات کر دئے ہیں۔ جن کی تعداد 12 ہزار سے زائد بیان کی جاتی ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق ملحقہ صوبہ گجرات میں بھی کشیدگی پھیل گئی ہے۔ اور وہاں بھی ہریجن اپنے رہنما کے مجسمے کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ بھارتی صوبہ گجرات کے دارالحکومت احمد آباد میں بھی خاصی کشیدگی پائی جاتی ہے۔

○○○

افغانستان میں امن مذاکرات

افغانستان کے سلسلے میں تمام متعلقہ ممالک اور ادارے شروع سے ہی اس کوشش میں رہے ہیں کہ کسی طرح مختلف افغان گروپ جنگ بندی پر آمادہ ہو جائیں اور آپس میں مل بیٹھ کر مستقبل کے متعلق فیصلے کریں جو کہ سب کو قابل قبول ہوں اب پھر ایک دفعہ پاکستان ایران اور اقوام متحدہ اس بارے میں سرگرم ہیں لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی کامیابی ہوتی نظر نہیں آتی۔ افغانستان کے لئے اقوام متحدہ کے نمائندہ نوبرٹ ہال نے کہا ہے کہ افغانستان میں متحارب گروپوں کو جنگ بندی پر آمادہ نہیں کیا جاسکا۔ وائس آف امریکہ کے ساتھ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ طالبان اور ان کے مخالف شمالی اتحاد اس مقام پر ابھی نہیں پہنچے ہیں جہاں وہ مصالحت کے لئے آمادہ ہوں۔ دونوں حریفوں کے ساتھ مذاکرات کے بعد امن کے سلسلہ میں وہ مایوس نظر آئے۔ نوبرٹ ہال نے کہا کہ وہ اگلا قدم اٹھانے سے پہلے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے مشورہ کریں گے۔

اس سلسلے میں ایرانی نائب وزیر خارجہ علاؤالدین بروجردی تین رکنی وفد کے ہمراہ پاکستان پہنچے ہیں۔ اور افغان صورت حال کے تناظر میں ان کا دورہ غیر معمولی اہمیت کا حاصل ہے۔ وہ اپنے دورہ کے دوران پاکستان کے خصوصی نمائندے برائے افغانستان افتخار مرشد اور قائم مقام سیکرٹری خارجہ خالد سلیم سے بھی بات چیت کریں گے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پاکستان اور ایران کے درمیان کچھ نارانگیاں تھیں جنہیں اب ختم کیا جائے گا۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

ان لمحوں کا قاتل کون ہے؟؟

قتل صرف انسان نہیں ہوتے دم صرف خواہشات نہیں توڑتیں۔ گلا صرف جذبات کا نہیں گھونٹا جاتا بلکہ بعض اوقات یا یوں کہئے کہ اکثر اوقات لمحے قتل ہوتے ہیں وقت دم توڑ جاتا ہے۔ اور پورے ایک زمانے کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔

میں ثابت کروں گی کہ لمحے قتل ہوتے ہیں وقت دم توڑ جاتا ہے۔ اور پورے ایک زمانے کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے۔ قتل ہونے کا مطلب ہے بے موت کسی کے ہاتھ سے مارا جانا چاہے یہ قتل بلاوجہ کسی حادثے کا سبب ہو یا کوئی وجہ مثلاً دشمنی۔ بدلہ لینے کے جذبات ہوں یا سیاسی مذہبی خاندانی رسم و رواج کی رَدّ کی بنا پر یہ قتل کیا جائے۔ بعینہ اسی طرح کچھ لمحے جیتے جاگتے لمحے۔ ہنستے مسکراتے لمحے چاک و چوبند لمحے قتل ہو جاتے ہیں۔ ہم سب کے ہاتھوں یہ قتل ہوتے ہیں۔ کبھی قاتل میں ہوتی ہوں۔ کبھی آپ اور کبھی ہمارے اردگرد کے ہمارے اپنے لوگ اور یا پھر ہماری بگڑی عادتیں قاتل ہوتی ہیں ان لمحوں کی!

چونکہ قصہ قتل کا ہے۔ اس لئے میں آپ پر ایک وکیل کی طرح ان لمحوں کا قتل کسی بھی انسان کے ہاتھوں ثابت کروں گی۔ اور ثابت کرنے کے بعد نہایت دکھ سے آپ کو یہ بتاؤں گی کہ ان لمحوں کے قتل کی سزا قاتل کو نہیں ملتی بلکہ اردگرد کے پیارے پیارے لوگوں کو ملتی ہے۔ جو اس قتل کے گواہ ہوتے ہیں جو اس قتل سے نقصان اٹھاتے ہیں۔

دوپہر کا وقت ہے یا رات کا وقت بھی لے لیجئے بے وقت بجلی کی رو منقطع ہو جاتی ہے گرمیوں کا موسم ہے پورے علاقے میں لمحوں کا قتل عام ہو جاتا ہے۔ ایک مریض کا جو سخت تکلیف میں تھا ایک طالب عالم کا جو کل امتحان میں شامل ہونا چاہتا ہے۔ ایک بچے کا جو خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا ایک لکھنے والے کا جو اپنے تصور میں زمین آسمان کے قلابے ملا رہا تھا۔ ایک سرجن کا جو آپریشن کر رہا تھا۔ ایک مزدور کا۔ جو کام ختم کرنے اور محنتانہ وصول کرنے کی خاطر کام میں لگا ہوا تھا۔ ایک گھر میں کام کرنے والی خاتون کا جو جلدی جلدی ہنڈیا پکا رہی تھی۔ کپڑے دھو رہی تھی پھلکے بنا رہی تھی۔ یا دال چاول چن رہی تھی ان سب کا لمحہ لمحہ قتل ہوا۔ جب تک بجلی نہیں آتی ہر کوئی کام چھوڑ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ یہ لمحے ان سب کی زندگی سے نکل جاتے ہیں۔ ان کو بیکار کر جاتے ہیں۔ ان لمحوں کے قاتل وہ لوگ ہیں وہ ارباب حل و عقد ہیں جو اگر انتظام کرتے تو یہ لمحے بے موت مرنے سے بچائے جا سکتے تھے۔ کوئی اور کام کیا جا سکتا تھا۔ کوئی متبادل انتظام کیا جا سکتا ہے۔ اور کئی مثالیں مثلاً دعوتوں پر بلا کر وقت پر فارغ نہ کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب آئیے بتاؤں کہ وقت کیسے دم توڑ جاتا ہے؟؟ محفل ہے۔ رونق ہے۔ بزم یاراں ہے۔ احباب کی مجلس ہے شادی ہے دعوت ہے۔ خوشی کا سماں ہے ریلوے اسٹیشن ہے۔ بازار ہے۔ بس کے اندر۔ کھیل کے میدان میں.... کہیں بھی دو دوستوں میں تلخ کلامی ہو جاتی ہے آداب محفل کا خیال نہیں کیا جاتا۔ آوازیں اونچی اور اونچی ہوتی چلی جاتی ہیں۔ تو تو میں میں تکرار۔ طعنے گالی گلوچ دل آزاری کی باتیں.... ساری محفل دم سادھے حیران و ششدر رہ جاتی ہے پھر قدرے ہوش آنے پر چند لوگ کھسر پھسر کرتے ہیں۔ چند ان ہر دو میں سے ایک کو یا دونوں کو سمجھانے کے لئے (پکڑ دھکڑ کر۔ کیونکہ ویسے تو ان پر کوئی بھوت سوار ہوتا ہے) ادھر ادھر کرتے ہیں یہاں یہ وقت دم توڑ جاتا ہے جب یہ دو دوست اس طرح اپنی دوستی کا نیلام کرتے ہیں یہ دو شخص میاں بیوی بھی ہو سکتے ہیں بھائی بھائی بھی ہو سکتے ہیں کاروباری شریک بھی ہو سکتے ہیں دو فرقوں سے تعلق رکھنے والے دو بہت مدبر شخص بھی ہو سکتے ہیں لیکن ان سب کا یہ حربہ وقت کا دم توڑ دینے کے لئے کافی سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایسے میں وقت دم توڑ دیتا ہے۔ لمحے سسکتے ہیں ساری محفل اس قتل کی چشم دید گواہ ہوتی ہے۔ اور سزا بھی ان عینی شاہدوں کو ملتی ہے کہ طبیعت بے زار۔ حال پریشان دل پر ملول ہو جاتا ہے شکوہ کریں تو کدورتیں جنم لیتی ہیں۔

اب "پورے زمانے کا گلا گھونٹ دیا جاتا ہے" بھی ثابت کرنا ہے۔ یہ روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اس قتل کا دائرہ وسیع ہوتا ہے لیکن اس میں کچھ پردہ نشینوں کے بھی نام آتے ہیں اور مجھے لوگ یہ بھی کہیں گے۔

اجازت تو لے لو زمانے سے پہلے ایک حکم صادر ہوتا ہے۔ کسی بھی حاکم کا۔ جہاں آپ کہہ سکیں کہ حکم حاکم مرگ مفاجات! یہ حکم ایک خاندان کے سربراہ کا بھی ہو سکتا ہے۔ رسم و رواج کے خلاف محض اپنی اناء کی خاطر ایک قوم کے سربراہ کا بھی ہو سکتا ہے۔ ایک ملک کے سربراہ کا بھی ہو سکتا ہے۔ اس کے پس منظر میں کوئی بھی سچی یا جھوٹی چھوٹی یا بڑی نئی یا پرانی کہانی ہو سکتی ہے۔ جب یہ حکم صادر ہوتے ہیں۔ جب یہ مرگ مفاجات ہوتا ہے یہی مرگ مفاجات ایک زمانے کا گلا گھونٹ دینے کے مترادف ہوتا ہے۔! ہوتا ہے یا نہیں؟ ضرور ہوتا ہے آپ نہ مانیں تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ یہ لمحہ لمحہ قتل ہوتا ہے۔ یہ وقت ہر آن دم توڑتا ہے ہر ایک کی آنکھوں کے سامنے اور زمانے کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔ چشم دید گواہ موجود ہوتے ہیں لیکن جرم ثابت ہونے کے باوجود قاتلوں کو کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔ کسی تعزیر میں کوئی مد ایسی نہیں جسے عائد کر کے ان قاتلوں کو سزا دی جاسکے۔ آپ مان گئے نا! کہ سزا نہیں دی جا سکتی ان کو.... اور سزا ملتی ہے چشم دید گواہوں کو.... اور...

اب میں شک کی بناء پر نہیں بلکہ ثبوت کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 5

فضل عمر ہسپتال کے ایمرجنسی روم میں پہنچے۔ فوراً زنانہ میڈیکل وارڈ میں داخل کر دیا گیا۔ سینہ اور بازو میں تکلیف میں باوجود طبی امداد کے اضافہ ہوتا چلا گیا۔ وفات سے نصف گھنٹہ قبل ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ E.C.G سب درست ہے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ لیکن اچانک ان پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو گئی اور ساڑھے آٹھ بجے ان کی روح بوجہ ہارٹ اٹیک قفس عنصری سے رخصت ہو گئی۔

بچوں کے لئے یہ خبر قیامت سے کم نہ تھی۔ صرف اڑھائی گھنٹہ قبل جب ان کی والدہ کو میں ہسپتال لایا تھا تو چاروں بچے (دو بیٹیاں اور دو بیٹے) دعاؤں میں لگ گئے تھے۔ عزیزم موسیٰ احمد عبادت کی جگہ پر بیٹھا دعائیں کرتا ہوا سو گیا تو اس نے خواب میں دیکھا کہ ماموں کے گھر کوئی جنازہ ہے اور بکثرت لوگ جمع ہیں۔ عین اسی طرح ہوا کہ ہسپتال سے ان کا جسد خاکی اہلیہ کے بھائی مکرم خدا بخش صاحب ناصر (کارکن فضل عمر ہسپتال) کے کوارٹر واقع صدر انجمن میں لایا گیا۔

اسی روز بعد مغرب محترم مولانا محمد احمد جلیل صاحب مفتی سلسلہ نے بیت المہدی میں جنازہ پڑھایا جس میں اہل ربوہ کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر آپ نے ہی دعا کروائی۔

حضرت صاحب نے میرے نام ایک تعزیتی خط میں تحریر فرمایا۔

"پیارے عزیزم عبد الستار خان صاحب

آپ کی اہلیہ صاحبہ کی وفات کی اطلاع ملی۔ بہت افسوس ہوا (۔) اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے اور آپ سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور (موصوفہ) کے درجات بلند فرمائے' عزیزہ عصمت' قدوس' موسیٰ اور ہارون کو خاص طور پر دلی تعزیت کا پیغام۔ اللہ حامی و ناصر ہو اور راضی برضا ہوں۔ دیگر عزیز و اقارب تک بھی میرے تعزیتی جذبات پہنچا دیں۔ اللہ صبر دے۔

بزرگان سلسلہ اور اہل ربوہ نے بکثرت میرے کوارٹر پر تشریف لا کر تعزیت کی۔ نیز دنیا کے مختلف ممالک کے مربیان کرام و احباب جماعت خصوصاً مکرم امیر جماعت احمدیہ سپین اور احباب نے بذریعہ فیکس و خطوط تعزیتی پیغامات بھجوائے۔ میں تہہ دل سے ان سب کا شکر گزار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازتے ہوئے جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

آخر میں احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری اہلیہ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

بقیہ صفحہ 6

ساتھ آپ کو بتلاؤں گی کہ جن لوگوں کو سزا ملتی ہے۔ جن کے سامنے لمحوں کا۔ وقت کا زمانہ کا قتل ہوتا ہے وہ سب کے سب شعوری یا لاشعوری طور پر ان قاتلوں کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ اس طرح کہ ہم سب کی عادتیں بگڑ گئی ہیں ہم عادی ہو گئے ہیں سہولتوں کے۔ بجلی کے اور بجلی سے بنی ہوئی چیزوں سے فائدہ اٹھانے کے.... پہلے جب بجلی نہیں ہوتی تھی یہی گرمی ہوتی تھی۔ یہی مزدور یہی کاریگر یہی ڈاکٹر یہی طالب علم ہوتے تھے تب بھی تو گزارا ہوتا تھا۔ پس اگر آپ لمحوں پر موت وارد نہیں کرنا چاہتے تو اب بھی ان چیزوں کو اپنے آپ پر اتنا حاوی نہ کیجئے کہ لمحے بیکار ہو جائیں بے موت مارے جائیں۔.... اسی طرح جذبات پر قابو رکھنا سیکھئے۔ محفلوں کے مروجہ آداب کے پابند رہئے غصہ سے مغلوب نہ ہو جایئے بزرگوں کا احترام کرنا سیکھئے بچوں کو شفقت دیجئے۔ تو محفلوں کا سکون برقرار رہے گا۔ وقت دم نہیں توڑے گا۔ قاتل کو موقع نہیں ملے گا۔

زمانے کا گلا گھونٹنے کا الزام بھی اپنی موت مر سکتا ہے۔ حاکم یعنی خاندان کے سربراہ قوم کے سربراہ ملک کے سربراہ اگر اپنی اپنی جگہ سچے۔ مستقل مزاج میانہ رو متحمل مزاج قائدانہ صلاحیت رکھنے والے ہوں خدا کی خاطر کام کرنے والے ہوں۔ اپنی ذات کی مرکزیت کو خدا کے حوالے سے محفوظ رکھیں تو خاندان قوم اور ملک کے لوگ خود ہی اس مرکز کے گرد گھومتے رہیں گے۔ خدا ان کی حفاظت کرے گا کسی اندرونی یا بیرونی ہاتھ میں ان کے زمانے کا گلا گھونٹنے کی جرات نہ ہوگی۔ دم خم نہ ہو گا۔

پس ان لمحوں کی موت وقت کے قتل اور زمانہ کا گلا گھونٹنے کے ذمہ دار آپ۔ میں اور ہمارے ارد گرد کے لوگ ہیں۔ ہماری بگڑی ہوئی عادات اور کسی بھی دوسری چیز پر بہت زیادہ انحصار کر لینے کی کمزوری اس کی وجہ ہے اپنی اپنی جگہ محاسبہ کیجئے۔ اپنی کمزوریوں پر قابو پایئے۔ اپنے جذبات کو لگام دیجئے۔ درگزر کی عادت ڈالئے دوسروں کو اپنی جگہ رکھ کر سوچئے پھر حکم صادر کیجئے۔ اگر کوئی غلط فیصلہ ہو جاتا ہے کوئی کمزوری آپ پر غالب آ جاتی ہے۔ تو ہٹ دھرمی نہ کیجئے۔ یہ نہ کہئے میں نے جو کہا ہے وہ ٹھیک ہے باقی سب غلط ہے میں نے جو فیصلہ کر لیا ہے اس پر اٹل رہوں گا" اور میرا غصہ جائز ہے دوسرے غلط ہیں"... بالکل نہیں..... اپنی غلطی ماننا سیکھئے۔ غلطی ہر انسان سے ہو سکتی ہے۔ غلطی مان کر اس غلطی کی معافی مانگنا سیکھئے۔ اور مشکل وقت آ جائے تو صبر و تحمل سے گزاریئے یوں آپ لمحات۔ وقت اور زمانہ کے قتل کے الزام سے بری ہو پائیں گے۔

بقیہ صفحہ 1

ہفتہ 26- جولائی 1997ء

دوسرا اجلاس

2-00 (دوپہر) تلاوت مع اردو ترجمہ و اردو نظم
2-15 تقریر اعجاز کلام الٰہی (انگریزی) مکرم مظفر احمد کلارک صاحب آف برمنگھم
2-40 تقریر لیکھرام کی ہلاکت۔ صداقت دین حق کا تابندہ نشان (انگریزی) مکرم اسماعیل بی۔ کے آڈو صاحب سابق سفیر گھانا
3-05 تقریر آیت استخلاف کی تشریح (انگریزی) مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نائب امیر برطانیہ و امام بیت الفضل لندن
3-35 اردو نظم
3-45 خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (از جلسہ گاہ مستورات)

تیسرا اجلاس

8-00 (رات) تلاوت' فارسی قصیدہ اور اردو نظم
8-30 (رات) خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

اتوار 27 جولائی 1997ء

چوتھا اجلاس

2-00 تلاوت مع اردو ترجمہ و اردو نظم
2-15 تقریر کلام الٰہی کی تحدیوں اور پیشگوئیوں کا فلسفہ (اردو) مکرم نصیر احمد قمر صاحب ایڈیشنل وکیل الاشاعت و مدیر اعلیٰ الفضل انٹرنیشنل لندن
2-45 تقریر دور حاضر کے دو اہم تقاضے۔ دعوت الی اللہ و تربیت (انگریزی) مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
3-15 معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
3-30 عالمی مجلس عرفان (انگریزی)
5-00 عالمی بیعت

اختتامی اجلاس

7-00 (شام) تلاوت اور اردو نظم
7-30 اختتامی خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ دعا

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 22-جولائی 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
3-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ باسکٹ بال میچ حیدر آباد بمقابلہ ربوہ۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 نارویجین زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق۔ روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات۔ دانتوں کی بیماریاں۔ میزبان ڈاکٹر سلطان اے۔ مبشر مہمان ڈاکٹر نصیر اے۔ خان۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 فرام دی آرکائیوز خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ (25-5-90) بیت الفضل لندن۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارویجین پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرن کارنر
11-00 جرمن سروس۔

بدھ۔23۔جولائی 1997ء

12-00 رات۔ اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔ دانتوں کی بیماریاں۔ میزبان۔ ڈاکٹر سلطان اے۔ مبشر۔ مہمان۔ ڈاکٹر نصیر اے خان۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 کوئز پروگرام۔ سیرت حضرت امام جماعت الاول۔ حصہ دوئم۔
12-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مولوی فضل محمد صاحب ہرسیاں والے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 افریقن پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 21 جولائی-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے امن دشمن اور دہشت گردوں کے گرد گھیرا تنگ کر دیا ہے اور ملک کی گاڑی کو پٹڑی پر ڈال دیا ہے۔ لیکن مشکلات ابھی باقی ہیں اس لئے اقدامات اور پالیسیوں کی کامیابی تک چوکس اور بیدار رہنا ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں ہونے والی قتل و غارت گری اور بدامنی میں بیرونی ہاتھ ہے مگر آپس کی دشمنیاں بھی رنگ دکھا رہی ہیں۔ دشمن نہیں چاہتا کہ ہمارے ملک میں امن قائم ہو۔ لیکن علماء تعاون کریں تو امن و امان کا مسئلہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔

○ کراچی کے مختلف علاقوں میں عید میلاد النبی کے روز فائرنگ اور پر تشدد واقعات میں ایم کیو ایم حقیقی سے تعلق رکھنے والے کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن کے سپروائزر سمیت 5۔ افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ پانچوں مقتولین کو اغواء کرنے کے بعد ہلاک کیا گیا بعد میں مختلف علاقوں سے ان کی بوری بند لاشیں ملیں۔

○ ایم کیو ایم کے سید اشتیاق اظہر نے کہا ہے کہ ان کی جماعت نے سپریم کورٹ کے سامنے پیش ہونے اور کراچی میں ہلاکتوں پر چیف جسٹس کی طرف سے ازخود اختیارات کے تحت نوٹس پر مکمل تعاون کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ میں ثبوت پیش کئے جائیں گے اور وکلاء کا پینل اس سلسلے میں سپریم کورٹ کے سامنے پیش ہو گا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ دینی مدرسے قتل گاہیں بن چکے ہیں۔ ایسی جگہیں جہاں یہ سکھایا جائے کہ تم فلاں کو مارو گے تو جنت میں جاؤ گے انہیں مدرسے نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گردی کا چیلنج قبول کرتے ہیں کچھ بھی ہو جائے ہم اسے ختم کر کے دم لیں گے۔ اس طرح منصوبہ بندی سے قتل پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ فرقہ واریت سے نہ نمٹا گیا تو قوم کا شیرازہ بکھر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا ہمیں بہتری پیدا کرنی ہے تو سخت فیصلے کرنے ہوں گے۔ کرپشن نے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر دی ہیں سب کو مل کر اس کے خلاف جہاد کرنا ہو گا۔

○ فرانس اور برطانیہ کے ارب پتی تاجر اور برٹش ریفرینڈم پارٹی کے بانی جیمز گولڈ سمتھ سپین میں دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے۔ وہ نامور پاکستانی کرکٹر اور تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان کے سسر تھے۔

○ فیصل آباد شہر میں روز روشن میں اور بھرے بازاروں میں دہشت گردی کی دو الگ الگ وارداتوں میں چار افراد ہلاک اور چار شدید زخمی ہو گئے۔ وارداتیں مکمل کرنے کے بعد دہشت گرد ہوائی فائرنگ کرتے ہوئے فرار ہو گئے۔ پہلی واردات میں فیصل آباد کے چنیوٹ بازار میں سپاہ صحابہ کے رہنما ملک سجاد اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کر دی اور فرار ہو گئے۔ دوسری واردات میں فیصل آباد کے فیکٹری ایریا میں تاجر شفقت رسول کے دفتر پر گولیاں برسائی گئیں جس سے ان سمیت 3۔ افراد ہلاک اور چار زخمی ہو گئے۔ ان وارداتوں کے خلاف سخت احتجاج شروع ہو گیا اور شہر بھر کی دکانیں بند ہو گئیں۔

○ لاہور کے بغداد ٹاؤن صادق چوک ٹاؤن شپ کے علاقے میں دو نامعلوم دہشت گردوں نے علی الصبح دربار غوثیہ کے اندر گھس کر مزار کے گدی نشین اور بڑی گیارھویں شریف کے جلوس کے بانی عطاءاللہ قادری کو فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا اور فرار ہو گئے۔ اس قتل کی وادارت کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف اور چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کی ملاقات ہوئی جس میں جلد انصاف اور فوری سزاؤں کے متعلق صلاح مشورے کئے گئے۔ چیف جسٹس نے وزیراعظم کو بتایا کہ عدلیہ مظلوموں کو فوری انصاف کی فراہمی کو یقینی بنائے گی اور دہشت گردی اور سنگین نوعیت کے مقدمات کے فیصلوں میں تاخیر نہیں کی جائے گی۔ وزیراعظم نے اس ملاقات میں کہا کہ حکومت عدلیہ کا بہت احترام کرتی ہے۔ اور حکومت صرف دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ملزموں کو جلد کیفر کردار تک پہنچانا چاہتی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ حکومت ملک سے جرائم کے خاتمہ کے لئے جو اقدامات کر رہی ہے عدلیہ اس میں اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے فرائض میں کوتاہی کی بنا پر ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز پنجاب کو معطل کر دیا۔

ضروری اعلان

○ مکرم ڈاکٹر ایم اے ناصر ملک ایف آر سی ایس (گلاسکو) اور ایف آر سی ایس (آئرلینڈ) ایک ہفتہ کے لئے 27 جولائی بعد ظہر سے 3۔ اگست 97ء تک کام کریں گے۔ ضرورت مند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں اور ہسپتال سے رابطہ کر کے پرچی روم سے پرچی وغیرہ بنوالیں۔"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون: 211842

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: دوکان 212515 رہائش 212300

ضرورت ہے
ہومیوپیتھک ادویات کی فروخت اور ترسیل کیلئے سیلز مینوں کی ضرورت ہے۔
اوقات ½8 تا ½12 بجے، ½5 تا ½8 بجے
تفصیلات: الیف بی ڈسٹری بیوٹرز نزد بیت راجیکی ربوہ

بچت
بچت
اور مزید بچت
ہم نے اپنے کرم فرماؤں کیلئے ایک دفعہ پھر بچت سیل شروع کی ہے۔
تقریباً 500 نئے رنگوں میں ڈبل جارجٹ اور اوپل نیٹ جارجٹ جاپانی نمبر1 کوالٹی گارنٹی کے ساتھ صرف /Rs 300
تائیوان صرف /Rs 275
یہ پیشکش صرف چند ہفتوں کیلئے ہے
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون: 568

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت
سرمد جیولرز
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم

بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 04524-211806
رہائش شہر: 04524-211883
گاؤں: 04524-22238

8 فٹ سائز سپیشل ڈش
پر احمدیہ ٹیلیویژن کا رزلٹ شاندار
• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش • آزمودہ مشہور زمانہ ونز سیٹ ریسیور نیا ماڈل • گارڈز LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور NO-1 گارنٹی کے ساتھ
• پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون نمبرز 211274 213123

ضرورت خانساماں و چوکیدار
خاکسار کو اپنے گھر کیلئے ایک ایسے خانساماں کی ضرورت ہے جو گھر کا چوکیدارہ بھی کرے رہائش اور خوراک کا معقول انتظام ہے
• ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی
• تنخواہ انتہائی مناسب ہوگی۔
• درخواست صدر جماعت / امیر جماعت کی سفارش سے 31 جولائی تک پہنچ جائے
عبدالوہاب خان قمر
پاکستان کلاتھ ہاؤس ڈیرہ غازیخان
فون: گھر 0641-63566

ربوہ کے مرکز میں طاہر ہوسٹل (بیت الاقصیٰ) عقب بیت راجیکی شکور پارک کے سرسبز اور پُرامن ماحول میں واقع
خالد ہسپتال
رہائش اور ہسپتال کی مکمل سہولیات اور ضروریات کے خرید کرنے یا CONTRECT پر حاصل کرنے کا سنہری موقعہ۔
½1 کنال پر محیط، 15 مرلہ پہ باغیچہ تمام اے کلاس جدید کنسٹرکشن، ساہیوال روڈ اور دارالرحمت شرقی سے پختہ سڑکوں کے ذریعے لنک۔ فوری رابطہ کیلئے
مندرجہ ذیل فون نمبرز 212034 213234
یا ڈاک کے ذریعے
23۔ شکور پارک ربوہ سے رابطہ کریں

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
آفس: 8-C گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 0300-661524
پروپرائیٹرز ملک عبدالصمد